عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY — KHATM-E-NUBUWWAT — KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۶ | ۲۷/ربیع الاول تا ۴/ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/اپریل ۲۰۰۷ء | شمارہ: ۱۵

قیمت: ۷ روپے

نظام روحانیت کی حدِ کمال

محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواتین پر احسانات

دینی علوم انسان کی ناگزیر ضرورت

دورِ حاضر میں سیرتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت واہمیت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

خواتین کا ملازمت کرنا:

(طیبہ ظہور' اسلام آباد)

س:.....خواتین کا کسی کمپنی میں مردوں کے ساتھ کام کرنا کیسا عمل ہے؟

ج:.....اسلام نے خواتین کو شمع محفل بننے کی بجائے گھر کی زینت بننے اور انسان سازی کے لئے پیدا کیا ہے' اس لئے خواتین کا غیر محارم کے ساتھ کام کرنا اور ملازمت کرنا سمجھ (میں) نہیں آتا' ہاں اگر کوئی خاتون معاشی بدحالی کا شکار ہو اور اس کا کوئی کفیل نہ ہو' تو پردہ کے ساتھ اپنی عزت و عصمت کے تحفظ کے ساتھ مجبوراً کام کرنا جائز ہے۔

س:.....خواتین کا غیر محرم مردوں سے بات کرنا اور مذاق کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نیز ننگے سر ہونا اور دوستی کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج:.....خواتین کا غیر محارم مردوں سے بے محابا میل جول' ہنسی مذاق کرنا ناجائز اور حرام ہے' اسی طرح غیر محارم سے دوستی گانٹھنا بھی موجب وبال و ہلاکت ہے' خواتین کا بے پردہ اور ننگے سر غیر محارم سے میل جول باعث لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور امت مسلمہ کی بیٹیوں کو ہدایت دے اور ہم سب کی عزتوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

لکھنے سے بھی طلاق ہوجاتی ہے:

(عرفان عباس' متحدہ عرب امارات)

س:.....میں نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے ارادے سے اسٹمپ پیپر پر طلاق کے لفظ لکھے' جس پر میں نے باقاعدہ دستخط کئے' لیکن بعد میں اپنی سوچ پر نادم ہوکر میں نے وہ پیپر پھینک دیا۔ اس عمل میں میرے سوا کسی اور کو نہیں پتا' کیا

مولانا سعید احمد جلال پوری

اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی ہے؟ میں نے کراچی کے ایک عالم سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ طلاق ہوگئی ہے' ایک اور عالم نے کہا کہ طلاق نہیں ہوئی' جبکہ متحدہ عرب امارات کے محکمہ اوقاف کے مطابق میں اپنی بیوی سے دوبارہ رجوع کرسکتا ہوں' ان حالات میں میرے لئے کیا حکم ہے؟

ج:.....طلاق لکھنے سے بھی طلاق ہوجاتی ہے' کراچی کے عالم نے صحیح کہا ہے' ہاں اگر آپ نے دو یا ایک طلاق لکھی تھی' تو عدت کے اندر اندر رجوع کرسکتے ہیں' مگر جو طلاقیں لکھی تھیں' وہ واقع ہوچکی ہیں' آئندہ آپ کے پاس ایک یا دو طلاق کا حق باقی ہے۔ چنانچہ اگر آپ نے ایک طلاق لکھی تھی تو دو کا' اور دو لکھی تھیں تو ایک کا اختیار باقی ہے' اور اگر آپ نے تین طلاق لکھی تھیں' تو اب آپ کی بیوی آپ پر حرام ہوچکی ہے۔

تلاوتِ قرآن کا ایصال ثواب:

(سیّد ارشاد حسین' کراچی)

س:.....کیا فوت شدہ لوگوں کے بخشنے کے لئے تلاوت قرآن کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب بخشوانے کے لئے تلاوت کرنا کیسا ہے؟

ج:.....جی ہاں مرحومین کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب بخشا اور ہدیہ کیا جاسکتا ہے۔

مسکینوں کو کھانا کھلانا:

(مریم بی بی' کراچی)

س:.....دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلانے کے برابر پیسے کسی جگہ یا ادارے میں دیئے جاسکتے ہیں یا نہیں؟ نیز کفارے کی رقم کسی خیراتی ہسپتال میں دے سکتے ہیں یا نہیں؟

ج:.....اگر اس ادارہ میں مسکینوں کو کھانا کھلایا جاتا ہو تو ایسا کرنا صحیح ہے۔

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد:۲۶ شمارہ:۱۵ ۲۷/ربیع الاول تا ۴/ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۶ تا ۲۳/اپریل ۲۰۰۷ء

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خان

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا سعید احمد جلال پوری
علامہ احمد میاں حمادی
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری
مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
کمپوزنگ: محمد فضل حق خان

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ • منظور احمد میو ایڈووکیٹ

اس شمارے میں

کیا دینی مدارس کے خلاف پھر کوئی ایکشن متوقع ہے؟ اداریہ ۴
دور حاضر میں سیرت مصطفیٰ ﷺ پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ...... بابو شفقت قریشی سہام ۷
محسن انسانیت ﷺ کے خواتین پر احسانات اجالا انجم ۱۰
نبی اکرم ﷺ کے چند مخصوص اوصاف و کمالات مولانا محمد یوسف ۱۲
دینی علوم ـــــ انسان کی ناگزیر ضرورت مولانا سید محمد رابع حسنی ۱۴
نظام روحانیت کا حد کمال مولانا سعید احمد پالن پوری ۱۷
قادیانیت ـــــ سکہ مت کا چربہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ۱۹
خبروں پر ایک نظر ۲۳

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rahmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۸۳۴۸۶-۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

کیا دینی مدارس کے خلاف پھر کوئی ایکشن متوقع ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی' امابعد:

امریکا نے یہ الزام عائد کیا ہے کہ دہشت گرد تنظیمیں پاکستان کے بعض مدارس کو اپنی مالیاتی سرگرمیوں اور مالی فوائد کے لئے استعمال کررہی ہیں۔اس حوالے سے مقامی اخبارات میں درج ذیل خبر شائع ہوئی:

''دہشت گرد تنظیمیں مدارس کو مالی فوائد کے لئے استعمال کررہی ہیں: امریکی الزام

واشنگٹن (فارن ڈیسک) امریکا نے الزام لگایا ہے کہ دہشت گرد تنظیمیں پاکستان کے بعض مدارس کو اپنی مالیاتی سرگرمیوں کے لئے استعمال کررہی ہیں۔ایک انگریزی اخبار کی رپورٹ کے مطابق امریکا کے محکمہ خارجہ نے انٹرنیشنل نارکوٹیکس کنٹرول کی رپورٹ برائے ۲۰۰۷ء جاری کی ہے' جس میں الزام لگایا ہے کہ دہشت گرد تنظیمیں بعض اوقات پاکستان کے بعض مدارس کو منی لانڈرنگ اور اپنی مالی سرگرمیوں کے لئے استعمال کرتی ہیں۔رپورٹ میں مزید الزام عائد کیا گیا ہے کہ حکومت پاکستان کا مدارس پر اور مذہبی خیراتی اداروں پر کوئی کنٹرول نہیں۔مدارس اور خیراتی اداروں پر حکومتی کنٹرول کی کمی دہشت گرد تنظیموں کو اجازت دیتی ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کی آڑ میں مالیاتی فوائد حاصل کرسکتی ہیں۔اس کے علاوہ دوسرا بڑا مسئلہ یہ ہے کہ مدارس کو دہشت گردوں کے لئے بطور تربیتی گراؤنڈ استعمال کیا جارہا ہے۔'' (روزنامہ ''اسلام'' کراچی' مورخہ ۵/مارچ ۲۰۰۷ء)

امریکا کے اس قسم کے الزامات نئے نہیں' امریکا کے یہودی پالیسی سازوں کے دل میں دینی مدارس کے خلاف جو بغض وعناد ہے' وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے' ان کی ایک عرصہ سے یہ کوشش چلی آرہی ہے کہ وہ دینی مدارس کو ملکی اور عالمی سطح پر بدنام کریں تاکہ ان کے خلاف سخت ایکشن کی راہ ہموار ہوسکے' ان کا میڈیا اس مہم میں قدم بقدم ان کے ساتھ ہے' بالخصوص اخبار ''نیویارک ٹائمز'' اور ''ٹائم'' میگزین اس مہم میں ہراول دستہ کا کردار ادا کررہے ہیں' قارئین کو بخوبی یاد ہوگا کہ مدارس کو بدنام کرنے کے لئے ماضی میں ان اخبارات و جرائد نے پاکستان کے ایک مدرسہ میں اسامہ بن لادن کی بعض اہم شخصیات سے ملاقات کی من گھڑت خبر شائع کی تھی' اس مہم کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ دینی مدارس پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ یہ مدارس دہشت گرد تنظیموں کے لئے مالی فوائد کے حصول کے لئے استعمال ہورہے ہیں' اس کا صاف اور سیدھا مطلب یہ ہے کہ امریکا یہ کہنا چاہتا ہے کہ دینی مدارس کے ارباب اہتمام اور منتظمین کے دہشت گرد تنظیموں سے روابط ہیں اور وہ ان کے ہرکارے کے طور پر کام کررہے ہیں' نیز دہشت گردوں کی مالی اعانت دینی مدارس کے ذریعہ ہورہی ہے' گویا جو لوگ دہشت گردوں تک اپنی رقوم پہنچانا چاہتے ہیں' وہ دینی مدارس میں چندہ دیتے ہیں' پھر دینی مدارس کے ذمہ داران اس چندہ کو دہشت گردوں کو فراہم کرتے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بے حیا لوگ تو اور بھی ہوتے ہیں‘ لیکن امریکیوں کو ہر شعبہ میں برتری حاصل کرنے کا جنون کی حد تک شوق ہے‘ اس لئے واقعی: ’’سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی‘‘ کا وہ سچا مصداق ہیں۔ کیا امریکا اور دیگر مغربی ممالک اس حقیقت کو جھٹلا سکتے ہیں کہ این جی اوز‘ بالخصوص وہ این جی اوز جو عیسائیت کی تبلیغ کرتی ہیں‘ مغربی ممالک کی حکومتیں انہیں مختلف انداز اور حیلے بہانے سے امداد اور فنڈ مہیا کرتی ہیں‘ اور اس کام کے لئے کس طرح نت نئے واسطوں کو اپنایا جاتا ہے۔ ’’منی لانڈرنگ‘‘ کا لفظ اور اس کا استعمال تو درحقیقت ہے ہی مغرب کی ایجاد‘ جسے دینی مدارس پر زبردستی مسلط کیا جارہا ہے‘ بلکہ واقفانِ حال تو یہاں تک الزام عائد کرتے ہیں کہ منشیات اور اسلحہ کی غیر قانونی تجارت میں ملوث مغربی ممالک اس تجارت سے حاصل شدہ رقوم کو منی لانڈرنگ کے ذریعہ ’’پاک‘‘ کرنے کے لئے این جی اوز اور بعض دیگر ذرائع کو بھی استعمال کرتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ دنیا بھر کے مختلف ممالک میں خانہ جنگی وغیرہ میں امریکا اور دیگر مغربی ممالک کا ساختہ اسلحہ استعمال ہورہا ہے‘ جس کی خرید و فروخت ظاہر ہے کہ غیر قانونی طریقہ سے ہورہی ہے‘ جس کا ریکارڈ پیش کرنا اسلحہ ساز فیکٹریوں کے لئے ممکن نہیں‘ اور یہ بھی ممکن نہیں کہ مغربی حکومتیں اتنے بڑے پیمانے پر اسلحہ کی نقل و حرکت سے لاعلم ہوں‘ اس لئے بظاہر یہ سب کچھ امریکا اور یورپ کی سرپرستی میں ہورہا ہے‘ لہٰذا یہ فیصلہ کرنا چنداں مشکل نہیں کہ دہشت گردی کس کے فراہم کردہ اسلحہ سے ہورہی ہے؟ اور اسلحہ کی فروخت سے حاصل شدہ رقوم کن ممالک کے بینک اکاؤنٹ میں جارہی ہے؟ چنانچہ مدارس پر دہشت گرد تیار کرنے‘ دہشت گردی کی تربیت دینے اور منی لانڈرنگ کے ذریعہ دہشت گردوں کی مالی اعانت کا الزام سراسر بے بنیاد اور انتہائی شرمناک ہے۔ اگر امریکی حکام میں ’’غیرت‘‘ نام کی کوئی چیز ہوتی تو وہ ایسے الزامات کو کبھی کا واپس لے چکے ہوتے‘ لیکن جس ملک میں نومولود کے والد کے نام کی جگہ ’’نامعلوم‘‘ لکھنا ایک معمولی چیز سمجھی جاتی ہو‘ اس ملک کے صدر سے لے کر عام شہری تک کو غیرت کی تلقین کرنا خود ’’غیرت‘‘ کی توہین ہے۔ اس لئے وہ بھلے سے دینی مدارس کے خلاف اپنے عائد کردہ شرمناک الزام پر قائم رہیں‘ کیونکہ امریکیوں کے پاس نہ شرم ہے‘ جس کا وہ پاس کریں‘ اور نہ ناک ہے جس کے کٹنے کا انہیں غم ہو‘ ڈھیٹ اور بے شرم جہاں میں اور بھی ہوتے ہیں مگر ’سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی۔

یہاں یہ عرض کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ مدارس کی اعانت زیادہ تر غریب یا سفید پوش طبقہ کرتا ہے‘ جبکہ بعض امرأ بھی اس تعاون میں شریک ہوجاتے ہیں‘ لیکن یہ امداد و تعاون عام طور پر زکوٰۃ‘ صدقات‘ عطیات یا قربانی کی کھالوں یا ان کی فروخت سے حاصل شدہ رقوم کی شکل میں ہوتا ہے‘ جسے شرعی طور پر ان کے مصرف پر خرچ کرنا ایک اہم دینی فریضہ ہے‘ اس لئے مدارس کے مہتمم یا ناظم گویا امین ہیں اور ان کی یہ دینی ذمہ داری ہے کہ وہ اس رقم کو صحیح مصرف پر خرچ کرکے اپنے فریضہ سے عہدہ برا ہوں‘ نیز عملہ کی تنخواہوں‘ طلبہ کی خورد و نوش اور دیگر ضروریات اور مدارس کی تعمیر و ترقی کی وجہ سے یہ مدارس عموماً مقروض رہتے ہیں‘ چنانچہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ دینی مدارس رقم لے کر کسی اور کو دے دیں‘ جبکہ وہ خود اس کے محتاج ہوں‘ نیز تقریباً ہر مدرسہ میں آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے اور حسابات کے باقاعدہ رجسٹر ہوتے ہیں‘ جبکہ بڑے مدارس میں تو باقاعدہ سالانہ آڈٹ بھی ہوتا ہے‘ اس کے باوجود مدارس پر الزامات دھرنا درحقیقت اپنے دامن کے داغوں کی طرف سے دوسروں کی توجہ ہٹانا ہے‘ ورنہ کون نہیں جانتا کہ آج کے ’’دہشت گرد صدام‘‘ کو کل تک امریکا اور مغرب‘ ایران کے خلاف جنگ کے لئے اسلحہ اور امدادی رقوم فراہم کرتے رہے ہیں‘ آج بھی دنیا میں جہاں کہیں دہشت گردی یا خانہ جنگی ہورہی ہے‘ اس کی پشت پر مغرب کا اسلحہ اور پیسہ کارفرما ہے‘ کیا اس حقیقت کو جھٹلایا جاسکتا ہے؟ اس لئے امریکا‘ اسلام‘ مسلمانوں اور دینی مدارس کے خلاف ہرزہ سرائی سے باز آجائے‘ ورنہ اس کا حشر بھی وہی ہوگا جو روس اور دیگر سابقہ سپر پاورز کا ہوچکا ہے۔

”عالمی عدالت ناانصافی“

ہالینڈ کے دارالحکومت ہیگ میں قائم ”عالمی عدالت برائے جرائم“ (انٹرنیشنل کرمنل کورٹ) کے چیف پراسیکیوٹر لیوس مورینواوکیمپو نے حال ہی میں برطانوی اخبار ”ٹیلی گراف“ کو انٹرویو دیتے ہوئے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ: لوگوں کا خیال ہے کہ ”عالمی عدالت برائے جرائم“ متعصب ہے اور مغربی ممالک کے حق میں فیصلے کرتی ہے۔

گزشتہ دنوں ”عالمی عدالت برائے جرائم“ کی معاصر اور ہیگ ہی میں قائم ”عالمی عدالت انصاف“ (انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس) کی جانب سے بوسنیا میں مسلمانوں کے قتل عام میں ملوث عناصر کو جس طرح مقدمات سے بری کر دیا گیا‘ اس کے بعد کوئی وجہ نہیں رہ جاتی کہ یہ یقین نہ کیا جائے کہ یہ عالمی عدالتیں درحقیقت اسلام دشمن قوتوں بالخصوص مغربی ممالک کے ہاتھوں میں کھیل رہی ہیں اور ان عالمی عدالتوں کے فیصلے دراصل مغربی دنیا کے پالیسی سازوں کی مرہون منت ہیں۔

”عالمی عدالت انصاف“ کی ساکھ کو سب سے بڑا دھچکا اس وقت لگا تھا جب اس نے بدنام زمانہ ظفر اللہ قادیانی کو جج کے عہدے پر فائز کیا تھا۔ اس اقدام سے عالمی عدالت انصاف کی کھلی جانبداری ملاحظہ کی جاسکتی ہے کہ دنیا بھر میں بے شمار مسلمان‘ عیسائی‘ ہندو اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے ججز اور وکلاء کی موجودگی میں ظفر اللہ جیسے شخص کو عالمی عدالت کا جج بنایا گیا‘ جس کے دامن میں سوائے اس داغ کے اور کچھ نہ تھا کہ وہ قادیانی تھا اور یوں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سب سے زیادہ جانبداری برت سکتا تھا۔ چنانچہ اس وقت سے لے کر آج تک عالمی عدالت انصاف اپنے پیش رو ظفر اللہ قادیانی کی روش پر چل رہی ہے اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اور اسلام دشمن قوتوں کے حق میں فیصلے صادر کرنے کا کاروبار پوری تندہی سے کر رہی ہے۔ عالمی عدالت انصاف کی ناانصافیوں ہی کے ثمرات ہیں کہ اسلامی دنیا میں نہ صرف اُس کو‘ بلکہ اس کی معاصر عالمی عدالت برائے جرائم‘ دونوں کو ”متعصب“ اور ”مغرب کا ہم نوا“ سمجھا جاتا ہے۔

ہمیں اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے ان عالمی عدالتوں سے کسی قسم کے انصاف کی کوئی توقع نہیں ہے‘ لیکن ہم ان عالمی عدالتوں کے کارپردازوں سے یہ ضرور عرض کرنا چاہیں گے کہ وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد مظلوموں کے ساتھ ہوتی ہے‘ اور دنیا کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب ظالموں کی ڈور کھینچی ہے اور انہیں دی ہوئی ڈھیل ختم کی ہے تو ظالم کو کہیں جائے پناہ نہیں مل سکی‘ عالمی عدالتوں نے آج تک ظالموں کی نہ صرف ہر ممکن مدد کی ہے‘ بلکہ اُن کے تمام اسلام دشمن اقدامات کو سند جواز مہیا کی ہے‘ اس لئے وہ ظالموں کے جرائم میں برابر کی شریک ہیں‘ جب ظالموں کی پکڑ ہوگی تو عالمی عدالتوں کے ذمہ داران بھی اس پکڑ کا نشانہ بنیں گے اور اپنے کرتوتوں کی سزا بھگتیں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

ضروری اعلان

جلد کی تبدیلی کے بعد ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جاچکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی بذریعہ منی آرڈر‘ چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

نوٹ: خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

دورِ حاضر میں سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت واہمیت

بابو شفقت قریشی سہام

ابتدائے آفرینش سے جب بھی دنیا فتنہ وفساد اور ظلم و جاہلیت سے بھر جاتی رہی اور انسان' شیطان کے مکروفریب میں آتا رہا' حق تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس کی دست برد سے بچانے کے لئے ہادی ورہبر بھیجے تاکہ وہ انسان کو شیطان کے شر سے بچانے کے لئے رہنمائی کرسکیں اور شیطان' انسان کی خلقی کمزوریوں سے فائدہ نہ اٹھاسکے۔

یہ ہادی ورہبر انبیاء علیہم السلام کی شکل میں ہر خطے' ہر ملک اور ہر قوم میں تشریف لائے اور لوگوں کی صحیح سمت میں رہنمائی کرنے کا فریضہ انجام دیا اور رُشد وہدایت کا یہ سلسلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی صورت میں تکمیل پذیر ہوا' اس وقت جب دنیا میں فتنہ و فساد کی اندھیری گھٹاؤں میں افق عالم پر کوئی ستارۂ امید نظر نہ آتا تھا' ظلم وطغیان کی ہولناک موجوں میں انسانیت کی کشتی ہچکولے کھارہی تھی' مایوسی اور ناامیدی میں جکڑے ہوئی بنی نوع انسان کے چمن آرزو کی کلیاں بکھرتی جارہی تھیں' ایران میں دین مزدکی نے معاشرے میں جنسی انارکی پھیلا رکھی تھی' یونان اور یورپ میں غلاموں کو حق زندگی سے محروم رکھا جارہا تھا' ہندوستان میں ذات پات کی تقسیم سے انسانوں کی تضحیک کی جاتی تھی' فلسطینی یہودیوں نے خود کو خدا کا لاڈلا سمجھ کر باقی دنیا کو دونمبر مخلوق سمجھ رکھا تھا' عرب بت پرستی اور جنگ و جدال کی آگ میں جل رہے تھے' اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے لئے ملت کا سایہ' امن کا بادل' سلامتی کا پھریرا اور پیغمبر امن و سلامتی بن کر نمودار ہوئے اور امن و سلامتی کے دین' اسلام کی دعوت کا آغاز کیا اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسوں کو بھائی بھائی اور جنگ وجدل سے بھرے ہوئے خطہ عرب کو امن وامان کا گہوارا بنادیا' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امن وسلامتی کے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عقیدۂ توحید قصہ پارینہ بن چکا تھا۔ پہاڑوں' پتھروں' دریاؤں' درختوں' جانوروں اور اپنے ہی ہاتھوں سے تراشے گئے بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہونے کو عبادت سمجھا جاتا تھا۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے سے بھٹکے ہوئے ان لوگوں کو عقیدۂ توحید کی تعلیم دی' جس کے نتیجے میں وہ خود کو اشرف المخلوقات اور صرف اللہ کا بندہ سمجھ کر اس کی عبادت کرنے لگ گئے۔

آپ کی ذات اقدس چونکہ خاتم الانبیاء کی ذات ہے' اس لئے آپ نے تکمیل انسانیت اور معراج انسانیت کے لئے اپنی سیرت طیبہ کا ایک کامل نسخہ دنیا کے سامنے پیش کیا' جس کی بدولت معاشرہ کی اصلاح ممکن ہوئی' اسی لئے قرآن کریم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو ایک جامع اور کامل سیرت قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"بے شک تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی میں ایک کامل نمونہ موجود ہے۔"

اس زمانے میں عربوں کے پاس کوئی الہامی ہدایت کتابی شکل میں موجود نہ تھی اور جو مذہبی کتب موجود تھیں' وہ قیام امن یا معاشرے کی اصلاح کے بجائے غارتگری' فتنہ وفساد پر اُکسانے کی تعلیم دیتی تھیں' یہی وجہ تھی کہ انسانیت اپنی ذات کے اندر اور باہر کا سکون کھوچکی تھی۔ سود' جوئے اور شراب کی غارت گری نے پوری عرب آبادی کو گھن کی طرح چاٹ لیا تھا' جنگ وجدال کے بازار ہر طرف گرم رہتے تھے' قبائل کی نہ ختم ہونے والی جنگوں نے پورے عرب کا امن وسکون تباہ کررکھا تھا' پورے خطے کی سیاسی' معاشرتی اور معاشی حالت دگرگوں تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ سے قرآن کریم کی جو تعلیم دی' وہ اس وقت کی مذہبی کتب کی تعلیمات سے بالکل مختلف تھی' جو جنگ' فتنہ وفساد اور ظلم وستم روا رکھنے کی تعلیم دیتی تھیں۔

اسلامی تعلیمات میں یہ خصوصیات شامل تھیں: امن کی خاطر جارحیت کا مقابلہ کرنے کی تعلیم' صلح جوئی کی تعلیم' لڑائی کے دوران بھی امن عامہ کی تباہی کے رویے کی نفی کرنا' انسانی آزادی کی حفاظت کرنا' قیام امن کی خاطر جنگ سے ہاتھ روک لینا' صلح کی درخواست منظور کرلینا اور دشمن کے ساتھ بھی زیادتی نہ کرنا' علاوہ ازیں جنگ کے دوران قتل ہونے والوں کے اعضاء کاٹ کر نعش کی بے حرمتی کرنے کی ممانعت' بچوں' بوڑھوں اور عورتوں کو قتل کرنے کی ممانعت بھی شامل تھی' مجاہدین کو دشمن کے علاقہ میں خوف و ہراس پھیلانے سے منع کیا گیا اور اس علاقے کے لوگوں سے سختی کرنے کی ممانعت کی گئی' پڑاؤ ایسی جگہ ڈالا جائے جہاں مقامی آبادی کو تکلیف نہ ہو' جنگی قیدیوں سے ملنے کی اجازت دی گئی جبکہ جنگ میں دشمن کے چہرے پر وار کرنے سے منع فرمایا گیا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے کسی بھی پہلو پر نظر ڈالیں تو وہ اتنا پاکیزہ' جامع اور ارفع واعلیٰ نظر آتا ہے کہ تحریر کے ذریعہ اس کا صحیح ادراک کرنا محال ہے۔ آپ کی حیات طیبہ قرآن حکیم کی عملی تفسیر نظر آتی ہے' قرآن حکیم کے احکام و منشاء اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں سرمو فرق نظر نہیں آتا۔ آپؐ نے کرۂ ارض پر جو اسلامی انقلاب برپا کیا' وہ یکسر قرآنی انقلاب تھا' جس کا مقصد ذہنوں اور نظریوں کی تطہیر تھا اور اس تطہیر کا دائرہ کسی خاص خطہ زمین تک محدود نہ تھا' بلکہ یہ آفاقی تھا اور روئے زمین کے تمام لوگوں پر محیط تھا' بحیثیت ایک مصلح معاشرہ' بحیثیت سالار جنگ' بحیثیت ایک جج' انجینئر' قانون ساز' ماہر معاشیات اور ایک معلم اخلاق غرضیکہ انسانی زندگی کے ہر پہلو میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام اور ان کی قائدانہ صلاحیتیں اس مقام پر تھیں کہ انسانیت اپنی تکمیل کے لئے ہر وقت انہیں درجہ کمال پر دیکھے گی۔

معاشرتی زندگی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل نفع بخش' فیض رسانی اور ایثار و انفاق کا اس قدر کامل نمونہ تھا کہ آپؐ نے معاشرے سے فقر و فاقہ اور معاشی تعطل دور کرنے کے لئے اپنی ساری دولت لٹا دی تھی' آپؐ نے فرمایا:

''اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے اس بات میں دلی مسرت ہوگی کہ تین راتیں گزرنے سے پہلے اس میں (سے) کچھ نہ بچے' سوائے اس کے کہ جس سے میں قرض اتار سکوں۔''

اسلامی ریاست کا مرکز مدینہ منورہ تھا' جہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نظام عدل قائم فرمایا اور بے شمار مقدمات کے فیصلے قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں کئے اور کسی سفارش اور رُورعایت کو آڑے نہیں آنے دیا گیا' گوکہ نظام عدل کے بارے میں پہلی آیت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تھی لیکن اس پر عملدرآمد کے لئے اسلامی ریاست کو اقتدار میں آنا ضروری تھا' جو مدینہ منورہ جاکر حاصل ہوا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام حق کی خصوصیت یہ دکھائی دیتی ہے کہ اس میں تبلیغ' درس اور تربیت تینوں کام ایک ساتھ تکمیل پائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ تینوں فرائض جدوجہد' انتقام ذاتی اور غیرت نفس کے جذبہ کی تسکین کے لئے نہیں بلکہ محض اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں اس دعوت تبلیغ کے عوض تم سے مال و دولت نہیں مانگتا' میرا اجر صرف اللہ کے ذمہ ہے۔''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شدید ترین مخالفین بھی دلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے معترف تھے اور اپنے جھوٹ کا اعتراف بھی ان کو تھا' مگر بدنیتی' جاہلانہ حمیت' آبائی دین کا تعصب اور اپنی ذاتی اغراض ان کو اعتراف حق سے روکتی تھیں اور مخالفت پر مجبور کرتی تھیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے جاں نثاروں کو طرح طرح کی ایذائیں پہنچائی گئیں' راستے میں کانٹے بچھائے گئے' گلا گھونٹا گیا' بائیکاٹ کیا گیا' قتل کی سازش کی گئی' جنگ پر مجبور کیا گیا' وطن سے نکالا گیا' لیکن حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال کردار' استقامت اور خیرخواہی نے آخرکار انہی دشمنوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جاں نثار کرنے والے دوستوں اور غلاموں میں تبدیل کردیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سچ'' بھلائی اور نیکو کاری کی طرف لے جاتا ہے اور بھلائی اور نیکی جنت کی راہ پر لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے تا آنکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کو صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور ''جھوٹ'' بدکاری کا راستہ دکھاتا ہے اور بندہ متواتر جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ جھوٹا لکھا جاتا ہے اور آخری کار یہی جھوٹ اسے دوزخ تک پہنچا دیتا ہے۔''

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''جو چیز شک وشبہ پیدا کرے اسے ترک کرکے وہ بات اختیار کرنی چاہئے جس میں شک وشبہ نہ ہو' یہ بات یقینی ہے کہ سچ اطمینان ویقین پیدا کرتا ہے اور جھوٹ بے اطمینانی پیدا کرتا ہے۔''

نیز فرمایا:

''خبردار! بدگمانی کو عادت نہ بناؤ' بدگمانی میں جھوٹ ہی جھوٹ ہے' بے بنیاد باتوں پر کان نہ لگاؤ' دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو' آپس میں بغض نہ رکھو' کسی سے منہ نہ پھیرو' آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔''

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت اور ان کے زریں اقوال پر عمل درآمد کا نتیجہ یہ نکلا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب بے سروسامانی کے عالم میں ہجرت کرکے مدینہ منورہ پہنچے تو انصار نے سگے بھائیوں سے بڑھ کر مہاجرین کی خدمت گزاری کی اور تمام مسائل آسانی سے حل ہونے میں مدد ملی۔

اسلامی معاشرے کی فضا برادرانہ اخوت کے مطابق بنانے کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بیش بہا تعلیمات کے ذریعے بھی تربیت کی اور اخلاق فاضلہ کو پیدا کرنے اور اخلاق رذیلہ کو ختم کرنے کے لئے بہترین سامان تعلیم و تربیت فراہم کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پُرامن بقائے باہمی کا اصول پیش فرمایا اور جیو اور جینے دو کے بنیادی حق کو تحفظ فراہم فرمایا۔ آپؐ نے اسلام کی صورت میں جو نظریاتی اصول عطا فرمائے' ان اصولوں کے نفاذ کا عملی نتیجہ ایک عالمی معاشرے کا قیام ہے۔ آپؐ کی دعوت اور سیرت طیبہ کے مطالعے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ آپؐ نے اسلام کی دعوت کو باقی تمام کاموں پر مقدم فرمایا۔ جاہلانہ معاشرے میں ایک انقلاب پیدا کیا' ایک نئی تہذیب کو جنم دیا' جس کی مثال آج کی دنیا پیش نہیں کرسکتی' عرب ایک شترِ بے مہار قوم تھے' حضورؐ نے ان کو ڈسپلن کا اس قدر پابند بنایا کہ وہ بت پرستی چھوڑ کر اسلام کی طرف آئے اور مہذب ترین قوم کہلانے لگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اہل عرب کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام عالموں کے لئے رحمت بن کر مبعوث ہوئے تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''ہمارے پاس ایک یہودی کا جنازہ گزرا' حضورؐ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوگئے' جب عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ تو ایک یہودی کا جنازہ تھا' تو آپؐ نے فرمایا کیا وہ ایک فرد انسانی نہ تھا۔''

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی قدر و منزلت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہت زیادہ تھی۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف ہمارے لئے دعوت امن واخوت کی مثالیں چھوڑیں' بلکہ اپنے آخری پیغام حجۃ الوداع میں ان تمام رسوم کو ختم کرنے کا حکم فرمایا' جو امن واخوت کو درہم برہم کرنے اور معاشرے کی تباہی کا سبب تھی۔ داعی امن واخوت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اعلان فرمایا: جاہلیت کے تمام انتقامی خون باطل کردیئے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کی طرف سے ربیعہ بن الحارث کا خون باطل کرتا ہوں۔

بلاشبہ قرآن کریم کی اعجاز آفرینی اور حضورؐ کی حیات طیبہ کی عملیت آج بھی اپنے شباب پر ہے۔ اسلام کی برکتوں کا شیریں چشمہ آج بھی رواں دواں ہے' ستم رسیدہ اور افلاس گزیدہ انسانیت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل عاطفت میں پناہ مل سکتی ہے' بشرطیکہ وہ ایمان صادق اور یقین محکم کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو۔

آج کی مادیت گزیدہ انسانیت کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے طریقوں کے تریاق کی اشد ضرورت ہے۔

☆☆.........☆☆

محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواتین پر احسانات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل جب انسان جہالت کے سمندر میں غوطے کھا رہا تھا' درندوں سے بھی بدتر زندگی بسر کر رہا تھا اور طاقتور جب چاہتا کمزور پر طرح طرح کے ظلم ڈھا کر اپنی طاقت کا لوہا منوا رہا تھا' اس وقت کمزور طبقے کی ایک مظلوم ہستی عورت بھی تھی' جس پر ظلم وستم کی انتہا یہ تھی کہ عورت کے وجود کو بھی منحوس سمجھا جاتا تھا۔

محسن نسواں' رحمت دو عالم' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' جہالت و بربریت کے اندھیروں کو شمع رسالت سے فروزاں کرنے کے لئے تشریف لائے اور نہ صرف خواتین کو معاشرے میں حرمت و تکریم عطا فرمائی' بلکہ عورت کی زبوں حالی کا خاتمہ کر کے اسے زندہ رہنے کا حق بھی دلایا' حق ملکیت دلا کر عورت کو ماں' بیٹی' بہن اور بیوی کی حیثیت سے بلند مقام دلوایا' عورت کے حقوق کا نہ صرف تعین فرمایا بلکہ تحفظ بھی کیا۔

سب سے پہلا اور اہم ترین حق جو عورت کو ملا' وہ زندہ رہنے کا حق تھا۔ اسلام سے قبل بعض قبائل لڑکی کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا کرتے تھے' یہ بھی رواج تھا کہ بعض باپ اپنی بیٹیوں کو فروخت بھی کر دیا کرتے تھے۔

محسن نسواںؐ نے عورتوں کو غلامی اور محکومی سے چھٹکارا دلا کر ان کو معاشرے میں آزاد افراد کی حیثیت عطا فرمائی' اسے پستی سے اٹھا کر اعلیٰ وارفع مقام پر فائز کر دیا اور اعلان فرمایا:

''تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہیں۔''

اولاد کو ماں کا خدمت گزار بنا کر ماں کے پاؤں تلے جنت کی بشارت دی' بیوی کو لباس قرار دے کر فرمایا کہ بیوی خاوند کے لئے لباس ہے' اور خاوند بیوی کے لئے بھی لباس کی

اجالا انجم قریشی سہام

حیثیت رکھتا ہے' جس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح لباس انسان پوشی کرتا ہے' اسی طرح خاوند اور بیوی بھی ایک دوسرے کی عزت و ناموس کے پاسبان ہیں۔

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اگر ماں ہے تو اس کے قدموں تلے جنت ہے' اگر بیوی ہے تو مرد کی زندگی کی ساتھی ہے' عورت اگر بہن ہے تو زندگی کا چین اور سکون ہے اور عورت اگر بیٹی ہے تو زندگی کے نور کی حیثیت رکھتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کو خدا کی نعمتوں کی بارش کا باعث قرار دیا' مزید فرمایا کہ جو شخص اپنی بیٹیوں کی اچھی طرح تربیت کرے گا' انہیں زیور تعلیم سے آراستہ کر کے ان کی اچھی جگہ شادی کرے گا' وہ جنت میں جگہ پائے گا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ تمدن عورت کو اس کے پورے حقوق دلواتا ہے' اسے عزت و احترام بخشنے کے ساتھ ساتھ کامیابی کے یکساں مواقع فراہم کرتا ہے' جس طرح ایک مرد دینی اور دنیاوی زندگی میں عقلی اور روحانی حیثیت سے بلند ترین مدارج تک پہنچ سکتا ہے' اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو بھی یہ حق دلوایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ نظام حیات میں عورت ہونا' عورت کی تعلیم و تربیت اور ترقی میں کسی طرح رکاوٹ نہیں بنتا' بشرطیکہ عورتیں انفرادی' اجتماعی' گھریلو اور گھر سے باہر کی زندگی میں محسن نسواں کی پاکیزہ تعلیمات و ہدایت کو پیش نظر رکھیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرماں برداری کو دل و جان سے اختیار کریں اور بوجھ محسوس نہ کریں۔

خواتین کو چاہئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں اپنی گھریلو ذمہ داریاں پوری کرنے کے ساتھ ساتھ نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ کی ادائیگی اور دین حق کی تبلیغ کے لئے بھی وقت نکالیں' معاشرے میں ہر سو پھیلی ہوئی برائیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے کوشاں ہوں اور اس کار خیر کا آغاز اپنے گھر

کی چار دیواری سے کیا جائے۔

اسلامی تاریخ کے سنہرے اوراق کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے اپنے گھریلو کام کاج بھی کئے اور زندگی کے دوسرے شعبوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی کی روشنی میں گراں قدر خدمات بھی انجام دیں' حضورؐ کی تعلیمات کو پھیلانے کا اہم فریضہ بھی انجام دیا اور تبلیغ کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کے حوالے سے بھی اہم کارنامے سرانجام دیئے' انہوں نے غزوات میں سپاہیوں کو پانی پلانے' مجاہدین کو تیر اٹھا کر دینے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کے کارنامے سرانجام دے کر ان کے بعد قیامت تک آنے والی خواتین کے لئے ایک راہ متعین کر دی کہ اگر حالات سنگین ہو جائیں اور ملک و ملت کی بقا خطرے میں پڑتی ہوئی نظر آئے تو خواتین بھی اسلامی حدود کے اندر رہتے ہوئے اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف جنگ میں حصہ لے سکتی ہیں۔

محسن نسواں صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالموں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے' آپؐ نے جو احسانات مسلم خواتین پر فرمائے' ان کا ان چند سطور میں کماحقہ احاطہ کرنا ناممکن ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات سے اس بات کی صراحت ہوتی ہے کہ ہر انسان احترام کا مستحق ہے' اس لئے ہر فرد' جس میں خواتین بھی شامل ہیں' کو قابل عزت سمجھ کر انسان ہونے کے ناتے اس کی عزت و تکریم کریں۔

یوں عورت جو کبھی نہایت ہی مظلوم و بے کس تھی اور زندہ رکھنے کے قابل نہ سمجھی جاتی تھی۔ آپؐ نے اسے زندہ رہنے کا حق عطا فرمایا' عورت کا افضل و اعلیٰ رتبہ یہ رکھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اسے کائنات کی سب سے محترم ہستی ہونے کا شرف حاصل ہوا' ماں کے پاؤں تلے جنت رکھ کر اولاد کو اس کی خدمت کرنے کی تلقین اور خوشخبری دی گئی' اس کے علاوہ بہن اور بیٹی کے روپ میں بھی عورت کو نہایت عزت اور فوقیت دلائی گئی۔

آج کی مسلم خواتین کو چاہئے کہ محسن نسواں' جناب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنا رہبر بنائیں اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور دختران رسول کی زندگیوں' جو کہ بلاشبہ عمل کا بہترین نمونہ ہیں' اپنائیں' کیونکہ اس میں خواتین کی ترقی اور نجات کا راز پنہاں ہے۔

☆☆..........☆☆

نماز میں صف اوّل کی فضیلت

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے اور اس کے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں پہلی صف کے لئے' بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اور دوسری کے لئے بھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں پہلی صف کے لئے' پھر عرض کیا گیا اور دوسری صف کے لئے بھی؟ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ بھی وہی پہلی بات دہرادی کہ اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں پہلی صف والوں کے لئے' ان لوگوں نے پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ! اور دوسری صف کے لئے بھی؟ تو اس چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا اور دوسری صف والوں کے لئے بھی۔ (مسند احمد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور فرشتوں کی دعائے رحمت کے خصوصی مستحق اگلی صف والے ہی ہوتے ہیں' دوسری صف والے بھی اس سعادت میں اگرچہ شریک ہیں' لیکن بہت پیچھے ہیں' مطلب یہ ہے کہ پہلی اور دوسری صف میں بظاہر اور ہماری نگاہوں میں فاصلہ تو بہت ہی تھوڑا سا ہوتا ہے' لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں بہت فاصلہ ہے' اس لئے اللہ کی رحمت کے طالب کو چاہئے کہ وہ حتی الوسع پہلی صف ہی میں جگہ حاصل کرنے کی کوشش کرے' جس کا ذریعہ یہی ہو سکتا ہے کہ مسجد میں اوّل وقت پہنچ جائے۔ صحیحین کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کھڑے ہونے کا کیا اجر و ثواب ہے اور اس پر کیا صلہ ملنے والا ہے تو لوگوں میں اس کے لئے ایسی مسابقت اور کشمکش ہو کہ قرعہ اندازی سے فیصلہ کرنا پڑے۔"

اللہ تعالیٰ ان حقیقتوں کا یقین نصیب فرمائے۔ آمین۔ (معارف الحدیث جلد سوم)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند مخصوص اوصاف وکمالات

مولانا محمد یوسف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو خدائے ذوالجلال نے وہ کمالات اور خوبیاں عطا فرمائی تھیں جو اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سے کسی کو حاصل نہیں ہوئیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سب سے لاڈلے اور چہیتے بندے تھے‘ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سی ایسی خصوصیات حاصل ہوئیں جو کسی اور کو نہیں ملیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بعض ایسے انعامات سے نوازا جن میں کوئی برگزیدہ بندہ‘ فرشتے‘ حتیٰ کہ انبیائے کرام علیہم السلام بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک نہیں ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رب کائنات کے خصوصی معاملات سے جہاں تمام مخلوق پر آپ کی فوقیت و برتری ظاہر ہوتی ہے‘ وہیں اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں آپ کی مقبولیت بھی سامنے آتی ہے‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کا تقاضا ہے اور ہر مسلمان سے خدائے ذوالجلال کا مطالبہ ہے کہ اس کے دل میں اپنی جان‘ مال اور اہل وعیال سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بسی ہونی چاہئے۔

اس محبت کو پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و خصوصیات کا بار بار تذکرہ کیا جائے۔

ذیل میں اسی مناسبت سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی چند خصوصیات اور خاص آپ کو عطا کردہ دنیوی واخروی انعامات کا تذکرہ کیا جاتا ہے‘ جن میں اولین وآخرین اور تمام مخلوقات خداوندی میں سے کوئی بھی آپ کا شریک نہیں۔

۱:.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے شیاطین آسمانوں پر جاکر بعض مخفی باتیں چوری چھپے فرشتوں سے سن کر اپنے ساتھی کاہنوں کو بتادیا کرتے تھے‘ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد جنات کے لئے وہاں جانا ناممکن ہوگیا‘ جو جاتا اس پر ستارے آگ بن کر ٹوٹتے۔

۲:.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا۔

۳:.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کہیں سفر میں تشریف لے جاتے‘ فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کئے رہتے۔ (بیہقی)

۴:.....معراج کی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مقام پر تشریف لے گئے جہاں کسی بھی نبی اور فرشتے کو باریابی کی اجازت نہیں ہوئی۔

۵:.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار جنت‘ دوزخ اور آخرت کے مناظر کی سیر کرائی گئی۔

۶:.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم جیسی عظیم الشان اور لازوال کتاب عطا کی گئی۔ جس کو اپنی فصاحت‘ بلاغت اور بے مثال جامعیت کی وجہ سے پچھلے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزوں پر فوقیت حاصل ہے۔

۷:.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و تسلی کے لئے مختلف معرکوں میں خدائے ذوالجلال کی طرف سے آسمانوں سے فرشتوں کی خصوصی کمک اتاری گئی۔

۸:.....سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تمام معجزات وفضائل عطا کئے گئے‘ جو انبیاء سابقین کو انفرادی طور پر کچھ نہ کچھ عطا ہوئے تھے‘ اور بہت سے ایسے معجزات بھی عطا ہوئے جو کسی نبی ورسول کو نہیں ملے‘ مثلاً: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے پر چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا‘ پتھروں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنا‘ کھجور کے درخت کا آپ کے فراق پر رونا‘ پانی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ کر نکلنا۔ (یہ تمام کتب احادیث وسیرت میں تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔)

۹:.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں‘ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت نے پچھلے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات کو منسوخ کردیا۔

۱۰:.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا سے لے کر قیامت تک کے تمام انسان‘ جنات‘ فرشتے‘ حیوانات اور جمادات سب کی طرف رسول بناکر بھیجے گئے ہیں۔

۱۱:..... کرۂ ارض کے تمام خزانوں کی چابیاں لاکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کی گئیں' اور منجانب اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا مالک بنادیا گیا۔

۱۲:..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا خداداد رعب عطا کیا گیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور پیچھے کی سمت میں ایک ایک مہینہ کی مسافت دور تک آپ کا رعب پہنچتا تھا۔

۱۳:..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر بائیں کاندھے کے نیچے دل کے بالکل سامنے مہر نبوت تھی' اور یہی انسان کے دل پر شیطان کی رسائی کا راستہ ہے' گویا مہر نبوت لگا کر آپ کے دل کو شیطان اور اس کے وساوس سے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا گیا۔

چند دیگر خصوصیات:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات اور خون سب پاک تھے' غصہ اور جذبات کے وقت میں بھی آپ کی زبان سے سوائے حق کے کچھ اور نہیں نکلتا تھا۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کا بھی یہی حال تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اور دیگر تمام انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام صورت و سیرت میں ہر قسم کے عیب و نقص سے پاک اور محفوظ تھے۔

آپ کو نماز میں سامنے کی طرح پیچھے کی جانب بھی سب کچھ نظر آتا تھا۔ آپ کا تھوک' نمکین پانی کو شیریں اور میٹھا بنا دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء جمائی اور احتلام سے محفوظ تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل سوتے وقت بیدار رہتا تھا' اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب وحی ہوتا تھا' دوسرے انبیاء کا بھی یہی حال تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مشک سے زیادہ خوشبودار تھا' اسی لئے بعض لوگ اس کو محفوظ کر کے خوشبو میں ڈال کر استعمال کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجمع میں سب سے بلند قامت معلوم ہوتے تھے' حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور سورج اور چاند کی طرح چمکتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک کی طرف سے چار ہزار انسانوں کی طاقت عطا کی گئی تھی' قضائے حاجت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات کو زمین نگل لیتی تھی اور اس جگہ سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کے وقت جنت سے رزق دیا جاتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبر اطہر میں اسی دنیوی جسم کے ساتھ زندہ ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو امتی آپ پر درود بھیجتا ہے' وہ فرشتہ آپ کی خدمت میں اس کو پیش کر دیتا ہے' آپ کو وقتاً فوقتاً امت کے اعمال دکھائے جاتے ہیں اور آپ اس کو دیکھ کر امت کے لئے استغفار فرماتے ہیں۔

روز محشر عطا کردہ خصوصی انعامات:

☆..... نفخ صور کے بعد سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک سے اٹھیں گے۔

☆..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن عرش الٰہی کے دائیں جانب خصوصی جگہ عطا ہوگی۔

☆..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک خاص جھنڈا ہوگا' جس کو ''لواء الحمد'' کہا گیا ہے' اس جھنڈے کے نیچے تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ ہوں گے۔

☆..... قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کی طرف سے ترجمانی کرتے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں حساب و کتاب کا سلسلہ شروع ہونے کی عرض فرمائیں گے۔

☆..... سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفارش کرنے کا حق دیا جائے گا اور وہ سفارش بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوگی۔

☆..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش پر ایک عرصہ کے بعد آپ کی امت کے سارے گناہگار مسلمان دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے اور دوزخ میں آپ کا ایک بھی مومن امتی نہیں رہے گا۔

☆..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کوثر عطا کیا جائے گا' جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے حوض سے بڑا ہوگا اور اس سے سیراب ہونے والے آپ کے امتی سب سے زیادہ تعداد میں ہوں گے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا' اس کو پینے کے بعد آدمی کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

☆..... سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط سے گزرتے ہوئے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے اور آپ ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

☆..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت کا سب سے بلند و برتر مقام یعنی مقام وسیلہ نصیب ہوگا' جس تک کسی کی رسائی ممکن نہیں ہوگی۔

یارب صلی وسلم دائماً ابداً
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

☆☆..........☆☆

دینی علوم.....انسان کی ناگزیر ضرورت

مولانا سیّد محمد رابع حسنی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جب پیدا کیا تو ایک طرف زمین اور فضا کو وہ شکل اور ہیئت عطا فرمائی جو انسان کے اس زمین پر زندگی گزارنے کے لئے معاون ہو' جس کی تعبیر قرآن مجید میں "تسخیر" کے لفظ سے کی گئی ہے' اور اس کے دائرہ میں سورج اور چاند تک کو لے لیا گیا ہے' اور انسان کی زندگی کی صلاحیتوں میں سے ایک اہم ترین صلاحیت حصول علم کی رکھ دی گئی' جو کسی اور زمینی مخلوق کے اندر نہیں رکھی گئی۔ ظاہر ہے کہ یہ سب بے مقصد نہیں ہے اور خود قرآن مجید نے کہا ہے:

"افحسبتم انما خلقناکم عبثاً وانکم الینا لا ترجعون۔" (المومنون:۱۱۵)

ترجمہ: "کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم نے تم کو عبث (بیکار) پیدا کیا ہے؟ اور کیا تم ہمارے پاس واپس نہ آؤ گے؟"

اور دوسری جگہ یہ بیان فرمایا:

"وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔" (الذاریات:۵۶)

ترجمہ: "ہم نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ ہمارے عبد بن کر (یعنی ہمارے کہنے کے مطابق) زندگی گزاریں۔"

ان سب باتوں سے دو اہم پہلو خاص طور پر نمایاں ہو کر سامنے آتے ہیں' ایک تو یہ کہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے بامقصد زندگی عطا فرمائی ہے' لہٰذا وہ ارادۂ الٰہی کو سمجھیں اور اس کے مطابق زندگی گزاریں۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ زمین اور فضا یہ سب ہمارے مقصد زندگی اور ضروریاتِ زندگی کے معاون کے طور پر پیدا کی گئی ہیں' ان دو باتوں کے ساتھ قدرت کا ایک اہم ترین عطیہ یہ ہے کہ انسان کو ایک اعلیٰ ترین صفت حصول علم کی دی گئی ہے' اس صفت کو کام میں لا کر انسان غیر معمولی کام انجام دے سکتا ہے' اپنی زندگی کی ضروریات کو بھی پورا کر سکتا ہے اور ارادۂ الٰہی کی انجام دہی کا کام بھی اس سے لے سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس اہم ذریعہ کی اہمیت کو انسان سمجھے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھائے' لیکن وہ فائدہ صرف خود غرضی اور نفس پرستی کے لئے نہ ہو' بلکہ اس نظام عالم اور انسانوں کی تخلیق کا جو مقصد اعلیٰ ہے' اس میں معاون بنے اور ضمناً اس محدود زندگی کی جو ضروریات ہیں' ان کو بھی پورا کرے' چنانچہ حضور اقدس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی رسالت و نبوت کا سایہ قیامت تک اور اس نظام عالم کے اختتام تک (بلکہ اس کے بعد بھی) قائم رہے گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت و رسالت کے آغاز سے اس بات کی طرف توجہ کی کہ لوگ علم حاصل کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے وہ احکام لوگوں تک پہنچائے جن میں علم کی اہمیت بتائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علم کی صلاحیت عطا کرنے کو اپنے ایک احسان کے طور پر بیان کیا ہے' چنانچہ فرمایا:

"الذی علم بالقلم' علم الانسان مالم یعلم۔" (سورہ علق:۴'۵)

ترجمہ: "اللہ کی ذات وہ ذات ہے' جس نے قلم کے ذریعہ سے علم عطا کیا اور انسان کو وہ علم دیا جو انسان کے پاس نہیں تھا۔"

قرآن مجید کے اس تذکرہ کے طرز سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ دہانی سے فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں میں حصول علم کی طرف توجہ شروع ہو گئی' اور ایک صدی بھی نہیں گزری تھی کہ مسلمانوں میں علم کا چرچا عام ہو گیا اور علم کی مختلف شاخوں میں کمال پیدا کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا' اور تھوڑی ہی مدت میں علم کے مختلف پہلوؤں میں یگانۂ روزگار شخصیتیں پیدا ہو گئیں اور مسلمان علم کے میدان میں پوری دنیا میں سب سے فائق اور رہنما بن گئے' اور یہ وہ زمانہ تھا کہ مسلمانوں نے علم میں اتنی ترقی اور وسعت پیدا کر لی تھی کہ اس وقت کی کوئی قوم بھی ان کی ہمسری نہیں کر سکی۔ ان کے حاصل کردہ علم کی روشنی سے ان کے قرب و جوار کے لوگوں نے بتدریج فائدہ اٹھانا شروع کیا اور بتدریج دوسروں میں علم پھیلا' لیکن علم کی صرف ان شاخوں میں جن کا نفع اسی محدود دنیاوی زندگی تک محدود ہے' فائدہ اٹھایا گیا' اور صرف

ان کو حاصل کر کے ترقی کرنے کی کوشش کی گئی اور اس کی فکر و محنت سے اور تعلیم میں زیادہ سے زیادہ توجہ کرنے سے جو زیادہ سے زیادہ کامیابی ہو سکتی ہے' حاصل کر لی گئی۔

ادھر مسلمانوں کا معاملہ یہ رہا کہ پانچ صدیوں تک علمی اور عملی میدانوں میں طاقت اور کمال میں رہنے کے بعد زوال میں آ گئے' جو ان کی تساہلی ور بے توجہی کی وجہ سے ہوا اور قانون فطرت کے تحت کہ عروج مکمل ہونے کے بعد عموماً زوال ہوتا ہے' ان کا یہ زوال زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ہوا اور اس دوران دوسری قومیں جو عرصہ دراز سے زوال کی حالت میں تھیں' وہ ترقی کرتی چلی گئیں' اور دنیاوی معاملات کے علم اور طاقت و غلبہ کے وسائل میں مسلمانوں سے آہستہ آہستہ آگے بڑھ گئیں' اس کی وجہ سے گزشتہ کئی صدیوں کے دوران مسلمان بہت پیچھے ہو گئے' لیکن اب وہ اپنی کمی کا احساس کرنے لگے ہیں اور آہستہ آہستہ اپنی اس کمی کو دور کرنے کی فکر کی جا رہی ہے اور کوئی عجیب بات نہیں کہ وہ اپنے عروج کو پھر حاصل کر لیں۔

لیکن ہمیں کہنا یہ ہے کہ یورپ کا حصول علم کا مقصد اس محدود دنیا کی فرحت اور راحت تک محدود ہے' اسلام اس فرحت اور راحت کو منع نہیں کرتا' لیکن علم و عمل دونوں کو اسی مقصد تک محدود رکھنے کو صحیح نہیں سمجھتا' اس لئے کہ اس مقصد پر اکتفا کرنا انسان جیسی باصلاحیت اور بلند و برتر مخلوق کے لئے کم تر اور چھوٹی بات ہے' اور اس نظام عالم کے قیام اور انسانوں کی تخلیق کا قدرت الٰہی کی طرف سے جو مقصد بتایا گیا ہے' اس کے مطابق بھی نہیں' ہماری نظر کو اس سے وسیع بنانے کا حکم دیا گیا ہے' جو چیزیں اس عالم میں ہماری زندگی کے لئے معاون بنا کر پیدا کی گئی ہیں' ان کو ہم اپنے علم کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ معلوم کریں' ان سے ہم حسب ضرورت اپنے علم کے ذریعہ سے معاونت حاصل کریں' اور فائدہ اٹھائیں' لیکن اپنے اعلیٰ مقصد کو بھی سمجھیں کہ ہم کو اپنی آخرت کی طویل زندگی کے لئے بھی فکر کرنا ہے اور اس کی خاطر ہم کو علم و عمل کی جو ضرورت ہے' اس کو بھی ضرور اختیار کریں۔

مسلمانوں کے دور اقتدار میں علم کے جو مراکز تھے' ان سے مذکورہ بالا دونوں مقصد پورے کئے جاتے تھے' لیکن استعماری طاقتوں نے اپنی مغلوب قوموں کو اپنا معاون بنانے کے لئے جس طرح کے علم کی ضرورت تھی' صرف اسی حد تک علم کو پھیلانے کی طرف توجہ کی کہ اچھے کلرک بن سکیں اور' ضرورت کے لحاظ سے واقف کار اور کارپرداز بن سکیں اور سامراجی حکمرانوں کے کاموں میں ان کے اسسٹنٹ بن سکیں۔ چنانچہ انہوں نے تعلیمی نظام میں جو ذہن و فکر شامل کیا' اس کو اسی مقصد تک محدود رکھا' اس کو دیکھتے ہوئے ہمارے علمائے کرام کو اس نئے سامراجی نظام تعلیم سے اسلام کی روح اور اس کے لائق علوم کے ختم ہو جانے کا خطرہ محسوس ہوا۔ ظاہر ہے کہ اسلام کی روح اور اسلام کی تعلیمات باقی نہ رہیں تو اسلام کیسے باقی رہے گا؟ اور سامراجی نظام جو اسلام کے مقصد و فکر سے متفق نہیں تھا' بلکہ مخالف تھا' وہ اسلامی تعلیمات کے ختم ہو جانے کو مناسب سمجھتا تھا' چنانچہ علمائے اسلام نے اس کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے دینی علوم اور اسلام کی تعلیمات کو جو کہ کلام اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوتی ہیں' بچانے کے لئے ان کی تعلیم و اشاعت کا اپنی حد تک جو ممکن تھا' اس کا انتظام ہو سکے اور جس پہلو کے مٹ جانے کا خطرہ ان کو درپیش تھا' اس کے بچا لینے پر عوام کے معمولی چندوں کے ذریعہ اپنی ساری توجہ مرکوز کی' اور جہاں تک دنیاوی ضروریات سے تعلق رکھنے والے علوم کا معاملہ ہے' تو اس کے لئے خود کثرت سے درس گاہیں قائم کی جا رہی تھیں' اس لئے علماء نے اپنی علمی توانائی کو اسلامی تعلیمات کی حفاظت کے دائرہ تک محدود رکھا اور یہ صحیح بھی تھا' کیونکہ وسیع پہلوؤں کی ضرورت کے لئے تقسیم عمل کا اصول چلایا جاتا ہے' لہٰذا علماء کے طبقہ نے اس اہم پہلو کو اختیار کیا' اس اصول سے بیسیوں دنیاوی علوم کی درسگاہوں کے درمیان دینی علم کی دو ایک درس گاہوں کا اس پہلو کو اختیار کر کے اس پر اپنی توجہ مرکوز کرنا قابل اعتراض بات نہیں ہو سکتی' بلکہ تقسیم عمل کے اعتبار سے بھی ایسا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

مسلمانوں کے دانشور طبقہ میں علماء کا تناسب دیگر دانشوروں کے مقابلہ میں خاصا کم ہے' اسلامی شریعت کی تعلیم و ترویج کے لئے دانشوروں کی یہ مختصر تعداد اپنے کو اس کام کے لئے مخصوص کر دے تو یہ ایک طرح سے ضروری بات قرار دی جانا چاہئے' زندگی کے دوسرے شعبوں میں تو سب لوگ لگے ہوئے ہیں' لیکن جو دانشور حضرات خدا کی رضا اور آخرت کی سرخروئی کے معاملات و احکامات و تعلیمات کو غیر ضروری سمجھتے ہیں' وہ علماء کی اس فکر مندی و عملی توجہ پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں' اور یہ محسوس کرنا چاہتے ہیں کہ علماء دین کا یہ ایک چھوٹا طبقہ ایسا کام کر رہا ہے جو کہ ان کے نزدیک فضول ہے' اور اس کو وہ قدامت پرستوں کی ذہنی کجی قرار دیتے ہیں' حالانکہ یہ علماء دین کا سوچا سمجھا خیال ہے کہ اگر انسانوں کو میڈیکل تعلیم کی ضرورت ہے اور صنعتی مقاصد کے لئے انجینئروں کی ضرورت ہے تو مسلمان کو اس کے مذہبی فرائض اور قرآن و حدیث کے احکامات و ہدایات کہ جن سے دنیا میں مسلمان کو اخلاق سوزی اور بے حیاء اور بے باک اخلاق کی

زندگی سے بچایا جاسکے' جس میں مغرب کے مرتب کردہ نظام تعلیم کے حاصل کردہ حضرات کمر کمر تک ڈوبے ہوئے ہیں' ضرورت ہے کہ ان کو زندگی کے طور و طریق میں اچھے بُرے کا فرق بتایا جائے' اخلاقی انارکی پر اخلاقی تحفظ کی برتری بتائی جائے' خوف خدا اور خوف آخرت دلوں میں پیدا کرنے کے لئے تعلیم و تربیت جیسے موثر ذریعہ کو بھی اختیار کیا جائے جو کہ مغربی نظریہ تعلیم میں یکسر نظر انداز کیا جاتا ہے' مذہبی احساس رکھنے والوں کو اس بات کی فکر کرنا بالکل بجا ہے۔

ہمارے علماء دین جو دینی مدرسوں کو چلا رہے ہیں' وہ عصری علوم کی افادیت کے منکر نہیں ہیں' بلکہ ان کو ضروری سمجھتے ہیں' لیکن وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے دیگر اہل مذہب دانشور اس میں مناسب تعداد میں لگے ہیں' اور ان کا کام ہو رہا ہے' پھر بھی وہ علوم عصریہ کے اس حصہ کو جو ہر ایک کی زندگی کے لئے ضروری ہیں' اپنے یہاں اختیار کرنے کی بھی فکر رکھتے ہیں۔ رائج الوقت عصری علوم سماجی و انسانی اور تجرباتی و طبعی دو قسم کے علوم پر مشتمل ہیں' ان میں تجرباتی و طبعی علوم قدرتی حقائق اور ان کو تجربہ میں لانے سے حاصل ہوتے ہیں' ان کی افادیت سے اسلام کو بالکل اختلاف نہیں' ان سے انسانوں کو جو فائدہ پہنچتا ہے' اس کے لئے عصری درس گاہوں میں جو کام ہو رہا ہے' وہ ضرورت کے مطابق ہو رہا ہے' علماء کرام اس کو کافی سمجھتے ہیں اور ان سے فائدہ حاصل کرنے کو صحیح سمجھتے ہیں۔

دوسرا پہلو سماجی و انسانی علوم کا ہے' ان میں ذہن انسانی کو کسی بھی فلسفہ فکر کے مطابق ڈھالا جاسکتا ہے' ان کے معاملہ میں مغربی نظام تعلیم ایسا آزاد ذہن بناتا ہے جو مذہبی قدریں تو بڑی چیز ہیں' انسانی قدروں کو بھی نظر انداز کرتا جا رہا ہے' اس کی طرف ہمارے مدارس کو خواہ عصری ہوں' خواہ مذہبی' توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ان علوم کو اس طرح پیش کیا جائے کہ اسلامی نقطہ نظر کو نقصان نہ ہو' اس بات کی طرف توجہ ندوۃ العلماء نے سو سال قبل ہی دی تھی اور اپنے یہاں کے نصاب میں ان کے ضروری اور واجبی حصہ کے لئے جگہ نکالی' دیگر دینی مدارس میں بھی اس کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے' ندوۃ العلماء کا قیام ہی اس نقطہ نظر کو پیش کرنے اور اپنانے کے لئے کیا گیا تھا اور اس نے ایسے نصاب تعلیم کی طرف دعوت دی تھی' جس میں علوم دینیہ کے ساتھ ضروری حد تک سماجی علوم کو بھی جگہ دی گئی اور الحمدللہ! اس پر عمل اس کے ہم مذاق مدارس دینیہ میں بتدریج پھیلتا جا رہا ہے۔

لیکن افسوس ہے! کہ جن لوگوں نے عصری درس گاہوں میں تعلیم حاصل کی' دینی علوم کی ضرورت و اہمیت پر زیادہ دھیان نہیں دیا' عصری درس گاہوں کے مغربی سرپرستوں کے ہی ذہن کے مطابق سوچنے اور سمجھنے کا مزاج بنایا اور اس پر دھیان نہیں دیا کہ وہ مذہب کے اثر اور تعلیم سے دور رکھنا چاہتے ہیں' وہ برابر ہماری ان درس گاہوں کو مختلف طریقے سے بے کار اور بے ضرورت قرار دیتے ہیں' حالانکہ کم از کم تقسیم عمل کی بنیاد پر ہی ہمارے مذہبی مدارس کے کام کی اہمیت کو تسلیم کیا جاسکتا ہے' ان مدارس میں دراصل اسلام کے بتائے ہوئے نظام زندگی اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت کے احساس سے دینی علوم اور اس کے ساتھ بقدر ضرورت سماجی علوم پر اکتفا کرنے کے لئے فکر کرنے کی طرف توجہ دی جاتی ہے۔ تقسیم عمل کا یہ رویہ خود عصری درس گاہوں میں ہے' قانون کے طالب علم کو میڈیکل تعلیم پر مجبور نہیں کیا جاتا اور میڈیکل کے طالب علم کو انجینئرنگ کی تعلیم پر مجبور نہیں کیا جاتا' اسی طرح لاء (قانون) کا طالب علم صرف قانون ہی پر محنت کرتا ہے اور کوئی اس کو قابل مذمت قرار نہیں دیتا۔

اسلام جو پوری زندگی کے معاملات کو اپنے احاطہ میں لیتا ہے' اس میں شریعت کا قانون وسیع ترین قانون ہے' جو قرآن مجید اور حدیث شریف اور فقہ کے علوم سے مرتب ہوا ہے' وہ خاصا وقت چاہتا ہے' اسی طرح سماجی معاملات اور اجتماعی زندگی کے دیگر معاملات کے لئے بھی واضح ہدایات ہیں' جو ہم کو حدیث شریف کے وسیع علم سے حاصل ہوتی ہیں۔

ندوۃ العلماء میں پہلے سے ان سب کی فکر کی جاتی رہی ہے اور اب دیگر مدارس و جامعات میں بھی فکر کی جانے لگی ہے' اسلامی نظام تعلیم کے علاوہ دیگر عصری درس گاہوں میں جو مزید علوم کا انتظام ہے' اس سے ہمارے علماء کی طرف سے روکا نہیں جاتا' البتہ ان سماجی و انسانی علوم کو مذہبی اقدار کے منافی اسلوب میں پڑھانے کو مضر قرار دیا جاتا ہے' لیکن افسوس کی بات ہے کہ ہماری دینی درس گاہوں اور اسلام سے وابستگی رکھنے والے اداروں کے نظام کو آکر دیکھے بغیر صرف اندازہ سے اس کو بے کار قرار دینے کا ایسا رویہ اختیار کیا جانے لگا ہے' جیسا کہ مغربی سامراج کے ذمہ داروں کی طرف سے ہر اسلام پسند ذہن رکھنے والے کو دہشت گرد اور نماز' روزہ کی جگہوں اور دینی تعلیم کے اداروں کو دہشت گردی کے اڈے کہہ کر کیا جاتا ہے' حتیٰ کہ اگر کوئی داڑھی رکھتا ہے تو دہشت گرد' مسجد میں پابندی سے جاتا ہے تو دہشت گرد' یہ رویہ نہ صرف زیادتی کا ہے' بلکہ ناواقفیت کا بھی ہے۔

ہم کو مغربی تعلیم کے ان لوگوں سے جو اسلام کو ناپسند کرتے ہیں' اتنا شکایت کا موقع نہیں ہے جتنا ان لوگوں سے ہم لوگوں کو شکایت کا موقع ہے' جو اپنے کو اسلام سے وابستہ سمجھتے ہیں اور اسلام کے فکر و عقیدہ کے ماننے والے ہیں۔

☆☆..........☆☆

نظامِ روحانیت کی حد کمال

مولانا سعید احمد پالن پوری

اللہ رب العالمین کا تعارف‘ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون لعین کے روبرو اس طرح کرایا ہے:

’’کہا! ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب بناوٹ عطا فرمائی‘ پھر راہنمائی فرمائی۔‘‘

یعنی کائنات کی ہر چیز کو جیسا ہونا چاہئے تھا‘ پہلے اس کو ویسا ہی بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر مخلوق کے لئے جو شکل وصورت اور جو اوصاف وکمالات مناسب سمجھے عطا فرمائے‘ پھر اللہ تعالیٰ ہی نے سب کی رہنمائی بھی فرمائی‘ جو مخلوق جس راہنمائی کی محتاج تھی‘ سب کی حاجت روائی فرمائی۔

انسان پیدا کیا گیا تو اس کی سب سے پہلی اور سب سے بڑی ضرورت ’’بقاء‘‘ تھی‘ چنانچہ اس کی صورتیں اس کو الہام کی گئیں‘ بچے کو ابتدائے پیدائش کے وقت جبکہ اس کو کوئی بات سکھانا کسی کے بس میں نہیں تھا‘ یہ کس نے سکھایا کہ ماں کی چھاتی سے اپنی غذا حاصل کرے؟ چھاتی کو دبا کر چوسنے کا ہنر اس کو کس نے بتلایا؟ بھوک پیاس‘ سردی گرمی کی تکلیف ہو تو رو پڑنا اس کی ساری ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہوجاتا ہے‘ مگر یہ رونا اس کو کس نے سکھایا ہے؟

یہی وہ ہدایت ربانی ہے جو ہر مخلوق کو اس کی حیثیت اور ضرورت کے مطابق غیب سے بغیر کسی کی تعلیم کے عطا ہوئی ہے۔

اسی طرح اللہ رب العالمین نے ہر مخلوق کو ایک خاص قسم کا ادراک وشعور بخشا ہے‘ جس کے ذریعہ اس کو ہدایت کردی ہے کہ وہ کس کام کے لئے پیدا کی گئی ہے؟ اور اسے کیا کرنا ہے؟

عام مخلوقات کے لئے تو اتنی رہنمائی کافی تھی‘ مگر اہل عقول‘ جن وانس‘ اس تکوینی ہدایت کے علاوہ ایک دوسری ہدایت کے بھی محتاج تھے‘ اور وہ تھی روحانی یا تشریعی ہدایت‘ کیونکہ تکوینی ہدایت انسان کی صرف مادی ضروریات پوری کرتی ہے‘ جبکہ انسان کا قلب وضمیر‘ اور عقل وفہم‘ جن کی وسعت پذیری کا کوئی اندازہ نہیں کیا جاسکتا‘ ہدایت ربانی کے سب سے زیادہ محتاج تھے۔

سورۂ فاتحہ میں ان کو جو دعا تلقین فرمائی گئی ہے اور جسے بار بار دہرانے کا ان کو حکم دیا گیا ہے‘ وہ ہے: ’’اھدنا الصراط المستقیم‘‘ (الٰہی! ہمیں سیدھا راستہ دکھلا دیجئے)۔ یہ دعا واضح کرتی ہے کہ انسان کے لئے تکوینی اور مادی ضروریات سے بھی اہم اور مقدم روحانی اور تشریعی ہدایت ہے‘ پھر بھلا کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مادی ضروریات کا تو سامان کریں‘ مگر اس کی سب سے اہم ضرورت سے صرف نظر فرمالیں؟

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ اور ربوبیت کاملہ نے انسان کی اس ضرورت کا بھی انتظام فرمایا اور سب سے پہلے انسان سیدنا حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔

حضرت آدم علیہ السلام مرسل بھی تھے اور مرسل الیہ بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت حاصل فرماتے تھے اور اس کے مطابق زندگی گزارتے تھے‘ پھر ان کے ذریعہ ان کی اولاد تک اللہ تعالیٰ کی ہدایت پہنچی۔

روحانیت کا یہ نظام ہزاروں سال تک اپنی ارتقائی منازل طے کرتا رہا‘ تاآنکہ اس کی ترقی حد کمال پر جاکر رک گئی اور اپنی تمام تابانیوں کے ساتھ آفتاب ہدایت طلوع ہوا‘ جس کی ضیاء پاشی سے عالم کا چپہ چپہ روشن ہوگیا اور دنیا نجوم وکواکب کی روشنی سے مستغنی ہوگئی اور انسانیت کو یہ مژدہ جانفزا سنایا گیا:

’’آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کردیا‘ اور میں نے تمہارے لئے ’’اسلام‘‘ کو دین بننے کے لئے پسند کرلیا۔‘‘

ساتھ ہی ’’دین اسلام‘‘ کی حفاظت کا اعلان بھی فرمایا گیا:

’’بے شک ہم ہی نے نصیحت

(قرآن کریم) نازل فرمائی ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

جب دین پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا' اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تام ہوگئیں اور دین اسلام کی قیامت تک کے لئے حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لے لی' تو اب سلسلۂ نبوت و رسالت کی کوئی حاجت باقی نہ رہی۔ اس لئے ایک سلسلہ بیان میں صاف اعلان کر دیا گیا:

''(حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں' ہاں! اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاً ہیں۔''

احادیث متواترہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت مختلف انداز سے واضح کی گئی ہے اور شروع سے آج تک پوری امت کا اس عقیدہ پر اجماع ہے کہ سرور کونین' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کی ذات سے قصر نبوت تکمیل پذیر ہو چکا ہے' اب کسی نئے نبی کی نہ ضرورت ہے' نہ امکان ہے اور جو بوالہوس ایسا دعویٰ کرے' وہ جھوٹا' افتراء پرداز' مرتد اور ملعون ہے۔

اس جگہ پہنچ کر ایک سوال قدرتی طور پر ابھر کر سامنے آتا ہے کہ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کتاب وسنت کی شکل میں اپنی اصلی صورت میں آج موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گی' اس لئے اب کسی بھی طرح کے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے' مگر انبیأ کے بغیر اللہ تعالیٰ کی یہ ہدایت لوگوں تک پہنچائے گا کون؟

حضرات انبیأ کرام علیہم السلام کا کام اللہ تعالیٰ سے ہدایات حاصل کر کے لوگوں تک پہنچانا تھا۔ آج چونکہ ہدایات ربانی موجود ہیں' اس لئے تحصیل دین کی ضرورت تو نہیں ہے' مگر تبلیغ دین تو بہر حال ضروری ہے؟ اسی طرح اپنوں اور پرایوں کی چیرہ دستیوں سے دین کی حفاظت کی بھی ضرورت ہوگی۔

یہ فریضہ کون انجام دے گا؟ اس کا جواب واضح ہے کہ یہ ذمہ داری امت کے سپرد کی گئی ہے۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

''آپ لوگ (علم الٰہی میں) بہترین امت تھے جو لوگوں کے نفع کے لئے ظاہر کی گئی ہے جو نیک کام کا حکم دیتی ہے اور بُری باتوں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتی ہے۔''

حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

''میری طرف سے لوگوں کو (دین) پہنچاؤ' چاہے ایک آیت ہی ہو۔''

مشہور جملہ جو زبان زد خاص وعام ہے کہ:

''میری امت کے علمأ بنی اسرائیل کے انبیأ کی طرح ہیں۔''

یہ جملہ حدیث ہونے کے اعتبار سے تو بے اصل ہے:

''قال القاری: حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل' لا اصل له' کما قال الدمیری والزرکشی' والعسقلانی.'' (المصنوع فی الاحادیث الموضوع لعلی القاری ص:۱۲۳)

مگر (یہ جملہ) مضمون کے اعتبار سے قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے۔ اس قول میں علمأ امت کا مقام ومرتبہ ہی نہیں' بلکہ ان کی ذمہ داری بتائی گئی ہے کہ جس طرح دین موسوی کی حفاظت واشاعت کی ذمہ داری انبیأ بنی اسرائیل کو تفویض ہوتی تھی' اسی طرح دین مصطفوی کی تبلیغ واشاعت اور حفاظت وصیانت کی ذمہ داری علمأ امت کے سپرد کی گئی ہے۔

ایک حدیث شریف میں پیش گوئی کے انداز میں خبر دی گئی ہے کہ:

''یہ علم دین ہر آئندہ نسل کے معتبر لوگ حاصل کریں گے' جو اس دین سے غلو کرنے والوں کی تحریفات' باطل پرستوں کے ادعات اور جاہلوں کی تاویلات کو دور کریں گے۔''

الغرض عقیدۂ ختم نبوت برحق ہے' دین کی حفاظت واشاعت کے لئے اب کسی طرح کے کوئی نئے نبی تشریف نہیں لائیں گے' یہ فریضہ پوری امت کو اور خاص طور پر علمأ امت کو انجام دینا ہے۔

الحمدللہ! امت کبھی اپنے اس فریضہ سے غافل نہیں ہوئی' مگر یہ بھی واقعہ ہے کہ فی الوقت اندر اور باہر کام کا جو تقاضا ہے' وہ شاید پورا نہیں ہو رہا ہے۔ خود امت استجابہ میں ایک بڑی تعداد ایسی موجود ہے' جن تک تعلیمات نبویؐ تفصیل کے ساتھ نہیں پہنچ سکی ہیں' اور وہ دین کی بنیادی باتوں سے بھی بے خبر ہیں' اور ایسے مسلمان بھی ہیں' جن تک دین اپنی اصلی صورت میں نہیں پہنچا' جس کی وجہ سے وہ طرح طرح کی بدعات وخرافات میں مبتلا ہیں۔ اس کے علاوہ انسانی دنیا کا تقریباً آدھا حصہ وہ ہے جن تک دین کی دعوت بھی شاید نہیں پہنچ سکی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم اس سلسلہ میں عملی اقدام کے لئے غور وفکر کریں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے کمربستہ ہو کر میدان عمل میں اتر آئیں۔

☆☆..........☆☆

قادیانیت...... سکھ مت کا چربہ

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

صحیحین کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد متعدد اور مختلف الفاظ میں مروی ہے:

”جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا‘ کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔“

ایک اور روایت میں ہے:

”جس نے مجھے دیکھا‘ اس نے سچا خواب دیکھا۔“ (مشکوٰۃ ص۳۹۴)

خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریفہ کی دو صورتیں ہیں:

اوّل: ایک یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اصلی ہیئت و شکل اور حلیہ مبارکہ میں دیکھے۔

دوم:... یہ کہ کسی دوسری ہیئت و شکل میں دیکھے۔

اہل علم کا اس پر تو اتفاق ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل حلیہ مبارکہ میں ہو تو ارشاد نبویؐ کے مطابق واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی‘ لیکن اگر کسی دوسری ہیئت و شکل میں دیکھے تو اس کو بھی زیارت نبوی کہا جائے گا یا نہیں؟

اس میں علما کے دو قول ہیں:

اوّل:... ایک یہ کہ یہ زیارت نبوی نہیں کہلائے گی‘ کیونکہ ارشاد نبویؐ کے مطابق خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا صرف یہ مطلب ہے کہ آپ کو اصلی شکل و صورت اور حلیہ مبارکہ میں دیکھے‘ پس اگر کسی نے مختلف حلیہ میں آپ کو دیکھا تو یہ حدیث بالا کا مصداق نہیں‘

دوم:...... اور بعض اہل علم کا قول یہ ہے کہ آپ کو خواہ کسی شکل و صورت اور حلیہ میں دیکھے‘ وہ آپؐ ہی کی زیارت ہے‘ اور آپؐ کے اصل حلیہ مبارکہ سے مختلف شکل میں دیکھنا خواب دیکھنے والے کے نقص کی علامت ہے۔

شیخ عبدالغنی نابلسیؒ ”تعطیر الانام فی تعبیر المنام“ میں دونوں قسم کے اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

”پس معلوم ہوا کہ صحیح‘ بلکہ صواب وہ بات ہے جو بعض حضرات نے فرمائی کہ خواب میں آپؐ کی زیارت بہرحال حق ہے‘ پھر اگر آپؐ کے اصل حلیہ مبارکہ میں دیکھا‘ خواہ وہ حلیہ آپؐ کی جوانی کا ہو یا پختہ عمری کا‘ یا زمانہ پیری کا‘ یا آخری عمر شریف کا‘ تو اس کی تعبیر کی حاجت نہیں‘ اور اگر آپؐ کو اصل شکل مبارکہ میں نہیں دیکھا تو خواب دیکھنے والے کے مناسب حال تعبیر ہوگی۔ اسی بنا پر بعض علمائے تعبیر نے کہا ہے کہ جس نے آپؐ کو بڑھاپے میں دیکھا تو یہ نہایت صلح ہے‘ اور جس نے آپؐ کو جوان دیکھا تو یہ نہایت جنگ ہے‘ اور جس نے آپؐ کو مسکراتے دیکھا تو یہ شخص آپؐ کی سنت کو تھامنے والا ہے۔

اور بعض علمائے تعبیر نے فرمایا ہے کہ جس نے آپؐ کو اصلی شکل و حالت میں دیکھا تو یہ دیکھنے والے کی درست حالت اس کی کمال وجاہت اور دشمنوں پر اس کے غلبہ کی علامت ہے‘ اور جس نے آپؐ کو غیر حالت میں (مثلاً) تیور چڑھائے ہوئے دیکھا تو یہ دیکھنے والے کی حالت کے برا ہونے کی علامت ہے۔

حافظ ابن ابی جمرہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی صورت میں دیکھنا‘ دیکھنے والے کے دین کے اچھا ہونے کی علامت ہے‘ اور عیب و نقص کی حالت میں دیکھنا‘ دیکھنے والے کے دین میں خلل کی علامت ہے‘ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال شفاف آئینہ کی سی ہے کہ آئینہ کے سامنے جو چیز آئے‘ اس کا عکس اس میں آجاتا ہے‘ آئینہ بذات خود خواہ کیسا ہی حسین و باکمال ہو (مگر بھدی چیز اس میں بھدی ہی نظر آئے گی) اور خواب میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریف کا بڑا فائدہ یہی ہے کہ اس سے خواب دیکھنے والے کی حالت پہچانی جاتی ہے۔'' (تعطیر الانام فی تعبیر المنام ج۲،ص۲۷۶،۲۷۷)

اس سلسلہ میں مسند الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی ایک تحقیق ''فتاویٰ عزیزی'' میں درج ہے جو حسب ذیل ہے:

سوال:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں...... دونوں فرقہ کو میسر ہوتی ہے اور ہر فرقہ کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لطف وکرم اپنے حال پر ہونا بیان کرتے ہیں اور اپنے موافق احکام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا بیان کرتے ہیں، غالباً دونوں فرقہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں افراط کرنا اچھا معلوم نہیں ہوتا اور خطرات شیطانی کو اس مقام میں دخل نہیں، تو ایسے خواب کے بارے میں کیا خیال کرنا چاہئے؟

جواب:...... یہ جو حدیث شریف ہے: ''من رانی فی المنام فقد رانی'' (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تو اس نے فی الواقع مجھ کو دیکھا) تو اکثر علماً نے کہا ہے کہ یہ حدیث خاص اس شخص کے بارے میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صورت مبارک میں دیکھے جو بوقت وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک تھی اور بعض علماً نے کہا ہے کہ یہ حدیث عام ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی وقت کی صورت میں دیکھے تو وہ خواب صحیح ہوگا، یعنی ابتدائے نبوت سے تاوقت وفات جوانی اور کلاں سالی اور سفر اور حضر اور صحت اور مرض میں جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صورت مبارک تھی، ان صورتوں میں سے جس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے تو وہ خواب صحیح ہوگا یعنی فی الواقع اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوگا۔

تحقیق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا چار قسموں پر ہے:

ایک قسم:...... رویائے الٰہی ہے کہ اتصال تعین کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔

دوسری قسم:...... ملکی ہے اور وہ متعلقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ہے، مثلاً: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب مطہر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور محبت میں سالک کا درجہ اور اس کے مانند اور جو امور ہیں، تو ان امور کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مقدس میں دیکھنا پردہ مناسبات میں ہووے، جو فن تعبیر میں معتبر ہے۔

تیسری قسم:...... رویائے نفسانی ہے کہ اپنے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صورت ہے، اس صورت میں دیکھنا اور یہ تینوں قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کے بارے میں صحیح ہیں۔

چوتھی قسم:...... شیطانی ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مقدس میں شیطان اپنے کو خواب میں دکھلا دے اور یہ صحیح نہیں ہوسکتا یعنی ممکن نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مقدس کے مطابق شیطان اپنی صورت خبیث بناکے اور خواب میں دکھلا دے، البتہ مغالطہ دے سکتا ہے۔

اور تیسری قسم کے خواب میں بھی کبھی شیطان ایسا کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اور بات کے مشابہ بات کرتا ہے اور وسوسہ میں ڈالتا ہے، چنانچہ بعض روایات سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ نجم پڑھتے تھے اور بعض آیت کے بعد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا تو شیطان نے کچھ عبارت خود بناکر پڑھ دی کہ اس سے بعض سامعین مشرکین کا شبہ قوی ہوگیا اور یہ روایت اور اپنے مقام میں مفصل مذکور ہوئی ہے، تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات میں شیطان نے ایسا کیا تو خواب میں ایسا کیوں نہیں ہوسکتا؟ اور اسی وجہ سے شریعت میں ان احکام کا اعتبار نہیں جو خواب میں معلوم ہوویں اور خواب کی بات حدیث نہیں شمار نہیں کی جاتی۔''

(فتاویٰ عزیزی ج۱ ص۲۸۵،۲۸۷)

گزشتہ دنوں قادیانیوں کے نئے سربراہ مرزا طاہر احمد صاحب (یہ مضمون مرزا طاہر کی زندگی میں لکھا گیا تھا) کی ''خلافت'' کی تائید میں قادیانی اخبار ''الفضل ربوہ'' میں ''آسمانی بشارات'' کے عنوان سے بعض چیزیں شائع کی گئیں' ان میں سے ایک کا تعلق خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے ہے' اس لئے اس کا اقتباس بلفظہ درج ذیل ہے:

''دیکھا کہ میں مسجد مبارک (ربوہ) میں داخل ہو رہا ہوں' ہر طرف چاندنی ہی چاندنی ہے' جتنی تیزی سے ورد کرتا ہوں سرور بڑھتا جاتا ہے اور چاندنی واضح ہوتی جاتی ہے' محراب میں حضرت بابا گرونانک جیسی بزرگ شبیہہ کی صورت میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں' آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد نور کا ہالہ اس قدر تیز ہے کہ آنکھیں چندھیا جاتی ہیں' باوجود کوشش کے شبیہہ مبارک پر نظر نہیں ٹکتی۔''

(الفضل ربوہ ۹/نومبر ۱۹۸۲ء)

علم تعبیر کی رو سے اس خواب کی تعبیر بالکل واضح ہے' صاحب خواب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سکھوں کے پیشوا کی شکل میں نظر آنا' اس امر کی دلیل ہے کہ ان کا دین و مذہب' جسے وہ غلط فہمی سے اسلام سمجھتے ہیں' دراصل سکھ مذہب کی شبیہہ ہے' اور ان کے روحانی پیشوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز نہیں بلکہ سکھوں کے پیشوا بابا گرونانک کے بروز ہیں۔

اور صاحب خواب کو انوارات کا نظر آنا جس کی وجہ سے وہ خواب کی اصل مراد کو نہیں پہنچ سکے شیطان کی وہی تلبیس ہے جس کا تذکرہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے فرمایا ہے' اور ان انوارات میں یہ اشارہ تھا کہ ان کے پیشوا نے بابا گرو نانک کا بروز ہونے کے باوجود تلبیس و تدلیس کے ذریعہ اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے' جس سے ان کی طرح بہت سے حقیقت ناشناس لوگوں نے دھوکا کھایا۔

چونکہ خواب کی یہ تعبیر بالکل واضح تھی' شاید اسی لئے صاحب خواب کو مرزا بشیر احمد صاحب اور مرزا ناصر احمد صاحب نے خواب کے اظہار سے منع کیا۔

چنانچہ صاحب خواب لکھتے ہیں:

''پھر (مرزا بشیر احمد صاحب نے) فرمایا کسی سے خواب بیان نہیں کرنی' خلافت ثالثہ کا انتخاب ہوا تو پھر یہ نظارہ لکھ کر (مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں) بھجوایا' حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کے ذریعہ پیغام ملا کہ حضور (یعنی مرزا ناصر احمد صاحب) فرماتے ہیں کہ خواب آگے نہیں بیان کرنی۔''

(مرزا عبدالرشید وکالت تبشیر' ربوہ)

مناسب ہے کہ اس خواب کی تائید میں بعض دیگر اکابر کے خواب و کشوف بھی ذکر کردیئے جائیں:

۱:...... مولانا محمد لدھیانوی مرحوم ''فتاویٰ قادریہ'' میں لکھتے ہیں:

''مولانا (مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند) نے حسب وعدہ کے ایک فتویٰ اپنے ہاتھ سے لکھ کر ہمارے پاس ڈاک میں ارسال فرمایا' جس کا مضمون یہ تھا کہ یہ شخص (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) میری دانست میں غیر مقلد معلوم ہوتا ہے اور اس کے الہامات اولیاً اللہ کے الہامات سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے اور نیز اس شخص نے کسی اہل اللہ کی صحبت میں رہ کر فیض باطنی حاصل نہیں کیا' معلوم نہیں کہ اس کو کس روح کی اویسیت ہے۔'' (فتاویٰ قادریہ ص ۱۷)

حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ نے تو اس سے لاعلمی کا اظہار فرمایا کہ مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب کو کس روح سے ''فیض'' پہنچا ہے؟ مگر ''الفضل'' میں ذکر کردہ خواب سے یہ عقدہ حل ہوجاتا ہے کہ مرزا صاحب کو سکھوں کے مذہبی پیشوا سے روحانی ارتباط تھا۔ مرزا صاحب نے جو کچھ لیا ہے' اُنہی سے لیا ہے۔

۲:...... ''مرزا غلام احمد قادیانی نے شہر لودیانہ (لدھیانہ) میں آکر ۱۳۰۱ھ میں دعویٰ کیا کہ میں مجدد ہوں۔'' عباس علی صوفی اور منشی احمد جان مع مریدان اور مولوی محمد حسن مع اپنے گروہ اور مولوی شاہ دین اور عبدالقادر اور مولوی نور محمد مہتمم مدرسہ حقانی وغیرہ نے اس کے دعویٰ کو تسلیم کر کے امداد پر کمر باندھی۔ منشی احمد جان نے مع مولوی شاہ دین و عبدالقادر ایک مجمع میں جو واسطے اہتمام مدرسہ اسلامیہ کے اوپر مکان شاہزادہ صفدر جنگ صاحب کے تھا' بیان کیا کہ علی الصبح مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اس شہر لودیانہ (لدھیانہ) میں تشریف لائیں گے اور اس کی تعریف میں نہایت مبالغہ کر کے کہا کہ جو شخص اس پر ایمان لائے گا گویا وہ اول مسلمان ہوگا۔

مولوی عبداللہ صاحب مرحوم برادرم نے بعد کمال بردباری اور تحمل کے فرمایا: ''اگرچہ اہل مجلس کو میرا بیان کرنا ناگوار معلوم ہوگا (لیکن جو

بات خدا جل شانہ نے اس وقت میرے دل میں ڈالی جسے بیان کئے بغیر میری طبیعت کا اضطراب دور نہیں ہوتا' وہ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی جس کی تم تعریف کر رہے ہو' بے دین ہے۔" منشی احمد جان بولا کہ میں اول کہتا تھا کہ اس پر کوئی عالم یا صوفی حسد کرے گا۔)

راقم الحروف (مولانا محمد بن عبدالقادر لدھیانوی) نے مولوی عبداللہ صاحب کو بعد برخواست ہونے جلسے کے کہا کہ جب تک کوئی دلیل معلوم نہ ہو' بلا تامل کسی کے حق میں زبان طعن کی کھولنی مناسب نہیں' مولوی عبداللہ صاحب نے فرمایا کہ اس وقت میں نے اپنی طبیعت کو بہت روکا' لیکن آخرالامر یہ کلام خدا جل شانہ نے جو میرے سے اس موقع پر سرزد کروایا ہے' خالی از الہام نہیں۔

اس روز مولوی عبداللہ صاحب بہت پریشان خاطر رہے' بلکہ شام کو کھانا بھی تناول نہ کیا' بوقت شب دو شخصوں سے استخارہ کروایا اور آپ بھی اسی فکر میں سو گئے' کیا دیکھتے ہیں کہ میں ایک مکان بلند پر مع مولوی محمد صاحب و خواجہ احسن شاہ صاحب بیٹھا ہوں' تین آدمی دور سے دھوتی باندھے ہوئے چلے آتے معلوم ہوئے' جب نزدیک پہنچے تو ایک شخص جو آگے آتا تھا' اس نے دھوتی کو کھول کر تہبند کی طرح باندھ لیا' خواب ہی میں غیب سے آواز آئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی یہی ہے۔ اسی وقت خواب سے بیدار ہو گئے اور دل کی پراگندگی یک لخت دور ہوگئی اور یقین کلی حاصل ہوا کہ یہ شخص بپیرایہ اسلام میں لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ موافق تعبیر خواب کے دوسرے دن (مرزا غلام احمد) قادیانی مع دو ہندوؤں کے لودھیانہ میں آیا۔" (اس خواب میں بھی یہی اشارہ تھا کہ یہ صاحب ہندومت کو اسلام کا لبادہ اوڑھا رہے ہیں' ناقل)۔ (فتاویٰ قادریہ ص ۲)

۳:...... مولانا عبداللہ لدھیانویؒ کے ساتھ جن دو شخصوں نے استخارہ کیا تھا' ان کے بارے میں مولانا محمد صاحبؒ لکھتے ہیں:

"استخارہ کنندگان میں سے ایک کو معلوم ہوا کہ یہ شخص بے علم ہے' اور دوسرے شخص نے خواب میں مرزا کو اس طرح دیکھا کہ ایک عورت برہنہ تن کو اپنی گود میں لے کر اس کے بدن پر ہاتھ پھیر رہا ہے' جس کی تعبیر یہ ہے کہ مرزا دنیا کے جمع کرنے کے در پے ہے' دین کی کوئی پرواہ نہیں۔"

۴:...... اسی فتاویٰ قادریہ میں ہے:

"شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری مرحوم نے (جو صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے) بروقت ملاقات فرمایا کہ مجھ کو بعد استخارہ کرنے کے یہ معلوم ہوا کہ یہ شخص بھینسے پر اس طور سے سوار ہے کہ منہ اس کا دُم کی طرف ہے' جب غور سے دیکھا تو زنار اس کے گلے میں پڑا ہوا نظر آیا' جس سے اس شخص کا بے دین ہونا ظاہر ہے' اور یہ بھی میں یقیناً کہتا ہوں کہ جو اہل علم اس کی تکفیر میں اب متردد ہیں' کچھ عرصہ بعد سب کافر کہیں گے (زنار بھی بطور خاص کسی کے ہندو ہونے کی علامت ہے' اس سے "الفضل" میں درج شدہ خواب کی تائید ہوتی ہے کہ یہ صاحب ہندوؤں سے مستفید ہیں' ناقل)۔"

(فتاویٰ قادریہ ص ۱۷)

۵:...... مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی "شہادۃ القرآن" میں (جو ۱۳۲۱ھ میں مرزا صاحب کی زندگی میں شائع ہوئی) لکھتے ہیں:

"جب اس فرقہ مبتدعہ مرزائیہ کو کوئی پچھلی تفسیر بتائیں تو کفار کی طرح اساطیر الاولین کہہ کر جھٹ انکار کر دیتے ہیں اور اگر ان کے رو برو حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں تو اسے بوجہ بے علمی کے مخالف و معارض قرآن بنا کر دور پھینک دیتے ہیں اور اپنی تفسیر بالرائے کو جو حقیقت میں تحریف و تاویل منہی عنہ ہوتی ہے' مؤید بالقرآن کہتے ہیں (ظاہر ہے کہ یہ طرز عمل کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا' ناقل) بے چارے کم علم لوگ اس سے دھوکہ کھا جاتے ہیں اور ورطہ ترددات و گرداب شبہات میں گھر جاتے ہیں' سو ایسے شبہات کے وقت میں اللہ عزیز و حکیم نے مجھ عاجز کو محض اپنے فضل و کرم سے راہ حق کی ہدایت کی اور ہر طرح سے ظاہراً و باطناً' معقولاً و منقولاً مسئلہ حقہ سمجھایا' چنانچہ عنفوان شباب میں ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح علیہ السلام کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا' اس طرح کہ آپ ایک گاڑی پر سوار ہیں اور بندہ اس کو آگے سے کھینچ رہا ہے' اس حالت باسعادت میں آپ سے کادیانی علیہ ما علیہ کی نسبت عرض کی۔ آپ نے زبان وحی ترجمان سے بالفاظ طیبہ یوں فرمایا کہ کوئی خطرے کی بات نہیں' اللہ تعالیٰ اس کو جلدی ہلاک کر دے گا۔"

(شہادۃ القرآن طبع اول ص ۱۴)

☆☆......☆☆

خبروں پر ایک نظر

مولانا محمد طیب فاروقی' مولانا محمد زاہد وسیم کا تبلیغی دورہ

اسلام آباد (رپورٹ: ابومعاویہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد و راولپنڈی کے مبلغین مولانا محمد طیب فاروقی' مولانا محمد زاہد وسیم' ٹیکسلا' واہ فیکٹری' بنڈگدواں' پبی' نوشہرہ کے علاوہ دیگر علاقوں کا تفصیلی دورہ کیا' حلقہ واہ فیکٹری میں قادیانیوں کی غیر قانونی اور گمراہ کن سرگرمیوں کا اہل علاقہ کے تعاون سے بغور جائزہ لیا گیا' کیونکہ وہ فیکٹری ایک حساس علاقہ ہے' مگر جہاں حکومتی افسران کی نگرانی میں قادیانی سرگرمیاں عروج پر ہیں' جس سے پورا علاقہ قادیانیوں کی ان گھناؤنی حرکات سے پریشان ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے وہاں علمائے کرام' دینی و سماجی جماعتوں اور احباب سے ملاقات کرکے ان کو اس سنگین صورتحال سے آگاہ کیا اور عقیدۂ ختم نبوت کے حوالہ سے اپنی دینی ذمہ داری کا احساس دلایا' الحمدللہ! مذکورہ حضرات نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا اور فوری طور پر علاقہ بھر میں مختلف مقامات پر دروس ختم نبوت کا اہتمام کیا گیا جس کے مہمان خصوصی مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ہوں گے۔

نیز مولانا محمد طیب فاروقی نے مرکزی جامع مسجد لالہ رخ میں پروانہ ختم نبوت مولانا محمد اسحاق کے ہاں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا' جبکہ قاری احسان الحق بنڈگدواں' شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام جامعہ صدیقیہ' قاری محمد زکریا ٹیکسلا' مولانا خرم شہزاد' مولانا عبدالسلام فقیر موسر شرفو کے علاوہ دیگر احباب سے ملاقات کرکے تبلیغی رپورٹ نمونہ اسلاف حضرت مولانا عبدالغفور مدظلہ پیش کی اور دعاؤں کی درخواست بھی کی کہ اللہ تعالیٰ ان پروگراموں کو کامیاب بنائے۔ مولانا محمد طیب فاروقی نے جامع مسجد فاروق اعظمؓ میں درس بھی دیا اور اسی مدرسہ کے مہتمم قاری سیف اللہ اس پورے سفر میں ساتھ رہے۔ جزاہم اللہ۔

دریں اثنا مولانا محمد طیب فاروقی نے مختلف مقامات پر عظیم الشان اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قیامت تک آنے والی پوری انسانیت کی فلاح و بہبود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور اتباع سے وابستہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کے عالی منصب پر کوئی فائز نہ ہوسکے گا' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں' ان پر نبوت و رسالت تکمیل کو پہنچی ہے' لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت و رسالت' کذاب اور دجال ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی اساس ہے' اس کا انکار کفر والحاد ہے۔

مولانا محمد طیب نے ۶/مارچ کو بعد نماز مغرب جامع مسجد مرکزی نوشہرہ شہر میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بروز قیامت شفاعت محمدی کے حصول کے لئے لازم ہے کہ ناموس رسالت کی حفاظت کی جائے' جامع مسجد مرکزی رسالپور کینٹ میں بعد نماز عشاء خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی کا فتنہ برپا کرکے امت مسلمہ کو حضور علیہ السلام کے دامن رحمت سے محروم کرنے کی سازش کی تھی۔

۷/مارچ بعد نماز ظہر جامع مسجد سرداری ملاں پبی نوشہرہ میں اور بعد نماز عشاء جامع مسجد شیر علی استاذ میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنے پیارے آقا جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں' ان کی مصنوعات ذائقہ گھی' آئل' شیزان وغیرہ کی خرید و فروخت مکمل طور پر ترک کردیں' یہی ایمان اور محبت نبویؐ کا تقاضا ہے۔

مولانا محمد طیب فاروقی نے بعد نماز عصر جامعہ تحسین القرآن حکیم آباد' بعد نماز مغرب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں جامعات کے طلباء کرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں کفر متحد ہوکر اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے کو اپنا حق سمجھتا ہے' لہٰذا ہمارے دینی طبقہ کی یہ زیادہ ذمہ داری ہے کہ اس الحاد و زندقہ کا بھرپور انداز میں مقابلہ کرے۔ دنیا کا تمام کفر دلائل و براہین کی دنیا میں شکست خوردہ ہوکر اب اسلام اور مسلمانوں پر

بے سروپا و بے ہودہ الزامات عائد کررہا ہے۔

انہوں نے طلبہ سے کہا کہ یہ دینی خدمت اور علوم نبوت ہمارے پاس ہمارے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ کی امانت ہے' اس کو صحیح طریق سے آنے والی نسلوں تک پہنچانا ہماری دینی و اخلاقی ذمہ داری ہے۔ جامعہ تحسین القرآن حکیم آباد اور دارالعلوم حقانیہ میں بیان میں حضرات اساتذہ کرام بھی تشریف فرما تھے' جن کی خدمت عالیہ میں مولانا محمد طیب فاروقی نے خصوصی دعاؤں اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی فرمانے کی درخواست کی۔

۸/ مارچ کو بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد باب کرم شاہ والی نوشہرہ میں بھی انہوں نے خطاب کیا' ان پروگراموں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد زاہد وسیم' نوشہرہ مجلس کے ناظم' مولانا قاری محمد اسلم ان کے ہمراہ تھے' جبکہ دیگر علمائے کرام نے اپنے اپنے مقامات پر پروگرام کو کامیاب بنانے میں خوب محنت و کوشش کی' چنانچہ مرکزی جامع مسجد رسالپور میں مولانا تقی اللہ' مولانا محمد فاروق' بہی جامع مسجد سرداران ملاں کے مولانا جنت گل' مولانا اظہار الدین' جامعہ تحسین القرآن کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد یونس' مولانا محمد نفیس' بھائی محمد اسرار' دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے نائب مہتمم مولانا انوار الحق مدظلہ کے صاحبزادے' دورۂ حدیث کے طالب علم نے خیر مقدم کیا اور دیگر اساتذہ کرام نے شفقت فرمائی۔ مرکزی جامع مسجد باب کرم شاہ نوشہرہ میں مولانا قاری محمد ریاض نے' جبکہ مرکزی جامع مسجد نوشہرہ میں مولانا بشیر احمد نے پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے خوب محنت و کوشش کی' اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

تحفظ ناموس رسالتؐ کے قوانین کو آمریت کی بھینٹ چڑھنے نہیں دیں گے: مولانا عبدالحکیم نعمانی

ساہیوال (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالتؐ کے قوانین کو آمریت کی بھینٹ چڑھنے نہیں دیں گے۔ عدلیہ کی آزادی پر ہاتھ صاف کرکے ایسے افراد کو آگے لایا جارہا ہے جن سے مستقبل میں قادیانیوں کے مسلمان ہونے کا فیصلہ لے کر قادیانیت کے متعلق آئینی ترامیم کو ختم کرنے کے گھناؤنے منصوبے کی تکمیل کی جاسکے۔ انہی حالات کے تناظر میں ملک میں آئین اور اسلام کی بالادستی کو قائم رکھنے کے لئے تمام دینی اور سیاسی جماعتیں مشترکہ جدوجہد کا اعلان کریں' وہ یہاں جامع مسجد بلال فرید ٹاؤن میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ڈکٹیٹر شپ اور جرنیلی سوچ رکھنے والوں کا دینی و سیاسی' سماجی اور عدالتی حلقوں کو زیر کرنے کا امتیازی رویہ ملکی تاریخ کا سیاہ ترین باب ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی عنصر کا پاکستان میں مذہبی تفریق پر مبنی برتاؤ اور ظالمانہ سلوک جھوٹ' خطرناک الزامات کا پلندہ اور حقائق پر پردہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اقلیتوں میں سے سب سے زیادہ قادیانی گروہ مسلم اکثریت پر مسلط ہے اور ملک میں غیر مسلم قادیانی بیوروکریٹس کو مسلمانوں سے بھی زیادہ ترقی کے مواقع اور مراعات حاصل ہیں اور یہی لوگ اپنی دولت' جاگیرداری اور وڈیرہ شاہی کے بل بوتے پر غریب مسلم عوام کو اپنی ہوس اور اپنے جبر و استبداد کا نشانہ بناکر انہیں مرتد ہونے پر مجبور کررہے ہیں' انہوں نے الزام لگایا کہ دینی حلقوں کے خلاف آپریشن اور انہیں کچلنے کا عملی پروگرام بھی انٹیلی جنس میں موجود قادیانیوں کی غلط' بوگس' جعلی اور فرضی رپورٹوں کا شاخسانہ ہے۔ ارباب اقتدار' اسلام دشمن طاقتوں اور نفسانی خواہشات کو اسلام کی جدید تشریحات کہنے والوں کی مکمل پشت پناہی کررہے ہیں' جس کے نتیجہ میں ان کا غیر اسلامی لٹریچر کھلے عام تقسیم کیا جارہا ہے۔ طاغوتی عناصر اور قادیانیوں سے وفاداری کرنے والے حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ آستین کے ان سانپوں نے ہر اس شخص کو ڈسا جس نے انہیں اپنی آستین میں پناہ دی۔

دریں اثنا جامع مسجد رحیمیہ میں درس ختم نبوت کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ قانون توہین رسالت کو ختم کرنے کی قادیانی سرگرمیاں انتہائی تشویشناک صورتحال اختیار کرچکی ہیں' قادیانی مذہبی آزادی' انسانی حقوق' مذہبی امتیاز اور نام نہاد مظلومیت کا واویلا کرکے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کو تنہا کرنے کی گھناؤنی سازشوں میں مصروف ہیں۔ بیوروکریسی میں کامیاب ہونے کے بعد اب وہ پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی سازشیں کررہے ہیں۔ مغربی میڈیا انسانی حقوق' مذہبی آزادی اور انتہا پسندی کا شور و غوغا کرکے اسلام اور مسلمانوں سے نفرت کا سبق دے رہا ہے' لیکن اس کے باوجود اسی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق یورپی ممالک میں سب سے تیزی سے پھیلنے والا مذہب اسلام ہی ہے اور ہزاروں لوگ اسلام کے اقتصادی و معاشی نظام اور پاکیزہ اخلاقی تعلیمات

سے متاثر ہو کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو رہے ہیں' اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلامی نظام تمام دنیا پر غالب ہو کر رہے گا۔

خادم العلماء جناب حاجی فقیر محمدؒ کا سانحہ ارتحال

اسلام آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ رفیق' مجاہد ختم نبوت جناب محمد ناصر (راولپنڈی) کے والد محترم جناب حاجی فقیر محمد ۱۸/ مارچ ۲۰۰۷ء کی شب اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصوف بہت خوبیوں کے مالک تھے' دین اور اہل دین سے محبت ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ مرحوم' صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے' بلا ضرورت گفتگو سے پرہیز کرتے۔ وہ تمام خوبیاں جو ایک کامل انسان میں موجود ہونا ضروری ہیں' حق تعالیٰ نے ان خوبیوں کے ذریعہ ان کی شخصیت میں نکھار پیدا کر رکھا تھا' خاص و عام میں مقبول تھے' عرصہ سے صاحب فراش تھے۔ نماز جنازہ ان کے بیٹے جناب محمد ناصر نے پڑھائی' جنازہ میں عوام وخواص نے بھرپور شرکت کی۔

''ختم نبوت خط و کتابت کورس'' کے تمام رفقاء نے نماز جنازہ میں شرکت کی' مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی' امیر مولانا عبدالرؤف' جنرل سیکریٹری مولانا عبدالوحید قاسمی' مرکزی رہنما قاری احسان اللہ سمیت تمام جماعتی رفقاء نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ حق تعالیٰ حاجی فقیر محمد مرحوم کی مغفرت فرمائے' اعلیٰ علیین میں بلند مقام نصیب فرمائے۔ قارئین سے بھی درخواست ہے کہ مرحوم کو اپنی مقبول دعاؤں میں یاد رکھیں۔

انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے غلط نعرے کی بنا پر گستاخی رسولؐ کی اجازت ہرگز نہیں دی جاسکتی

عارف والا (نمائندہ خصوصی) پاکستان کی مختلف جیلوں میں موجود گستاخانِ رسول کو پھانسی دی جائے۔ گستاخانِ رسول کو کیفر کردار تک پہنچانا ملک میں امن و امان کی ضمانت ہے۔ انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے غلط نعرے کی بنا پر گستاخی رسولؐ کی اجازت ہرگز نہیں دی جاسکتی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جامعہ عربیہ فاروقیہ میں جمعۃ المبارک کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے' اس کے خلاف ہر قسم کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ غیر ملکی اور قادیانی این جی اوز پر پابندی عائد کی جائے' کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے اور قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکا جائے۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر اور جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے مہتمم مولانا کلیم اللہ رشیدی نے کہا ہے کہ ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے علماء دیوبند کی دینی خدمات تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔ منکرین ختم نبوت کے خلاف ان اکابرین کی جدوجہد کے نتیجہ میں قادیانیت کو بریک لگی' انہوں نے کہا کہ اس دور میں نوجوان نسل کو اپنے اکابرین کی دینی وتحریکی خدمات سے روشناس کرایا جائے اور اس کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔

قادیانیوں' مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی جدوجہد ۹۰ سال پر محیط ہے

فیصل آباد (پ ر) قادیانیوں' مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی جدوجہد ۹۰ سال پر محیط ہے اور ۱۰۰ سال بعد قادیانیت کی تبلیغ وتشہیر اور قادیانیوں کی جانب سے خود کو مسلمان ظاہر کرنے کو جرم قرار دیا جاچکا ہے' اس مقصد کے لئے ۲۶/ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا گیا جس کے مطابق تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۸-بی اور ۲۹۸-سی کا اضافہ کر کے قادیانی مذہب کی تبلیغ اور دعوت پر خاص طور پر پابندی لگا دی گئی' جبکہ ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ۹۰ سال بعد قادیانیوں' مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اور اس آئینی ترمیم کی روشنی میں ۱۰۰ سال بعد ۱۹۸۴ء میں قانون سازی کی گئی' اس امر کا انکشاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے کیا' انہوں نے کہا کہ انگریز نے جہاد کو حرام قرار دینے کے لئے اپنے ایک وفادار شخص مرزا غلام احمد قادیانی غیر مسلم مقیم قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کو نبی بنایا تھا' جس نے ۲۳/ مارچ ۱۸۸۹ء کو جہاد کو حرام قرار دینے کا اعلان کیا تھا اور جعلی قادیانی انگریزی نبی مرزا غلام احمد قادیانی ایک مباہلہ کے نتیجہ میں ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں احمدیہ مینشن میں دستوں کی بیماری میں مبتلا ہو کر پاخانہ میں مرگیا تھا' جس کو قادیان میں دفن کیا گیا تھا۔

دریں اثنا مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم' وزیراعلیٰ پنجاب اور صوبائی وزیر تعلیم پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ چناب نگر سابقہ ربوہ میں گورنمنٹ کے تعلیمی اداروں گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج چناب نگر' گورنمنٹ نصرت گرلز کالج چناب نگر' گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی اسکول چناب نگر بوائز' گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی اسکول چناب نگر' گورنمنٹ فضل عمر گرلز ہائی اسکول چناب نگر کا مکمل تحفظ کیا جائے اور مسلمان طلبہ و طالبات اور اساتذہ کو بہتر سے بہتر تعلیمی سہولیات فراہم کی جائیں' انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت چناب نگر انجمن احمدیہ (ربوہ) نے ۲۸/ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو تین سرکاری اسکولوں ٹی آئی ہائی اسکول بوائز' نصرت گرلز ہائی اسکول اور فضل عمر گرلز ہائی اسکول کی نجکاری کے لئے ایک سال کی عملہ کی تنخواہ کے برابر صرف ۸۳ لاکھ روپے جمع کرائے تھے جبکہ اسکولوں کے کل اثاثے ۵۰ کروڑ روپے کے لگ بھگ ہیں' جس کے پیش نظر اسکول کسی صورت میں قادیانی جماعت کو واپس نہ کئے جائیں کیونکہ طلبہ و طالبات کی تعلیم کا نقصان ہوگا' نیز اساتذہ کا بھی تحفظ کیا جائے۔

دریں اثنا مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم' وزیراعلیٰ پنجاب اور جنرل منیجر ریلوے سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کے مفاد کے پیش نظر اور قادیانیت کی تبلیغ کی روک تھام کے لئے فیصل آباد میں اہم عہدوں پر تعینات غیر مسلم قادیانی چار افسران کو دوسرے شہروں میں تبدیل کیا جائے اور قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیاں بند کی جائیں' انہوں نے کہا کہ ڈی سی او کے دفتر میں ایک قادیانی آفس سپرنٹنڈنٹ جنرل مرزا مظفر احمد غیر مسلم کو تاحال تبدیل نہیں کیا گیا' اسی طرح گورنمنٹ سائنس کالج سمن آباد فیصل آباد میں سالہا سال سے تعینات غیر مسلم قادیانی پروفیسر نواز احمد کو بھی ٹرانسفر نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کا قائم کردہ اسکول دی ٹائم پبلک اسکول ڈی ٹائپ کالونی بند کیا گیا' اور حکومت کے فیصلہ کے مطابق اسکول کے بورڈ پر غیر مسلم قادیانی کے الفاظ نہیں لکھے گئے اور نہ ہی ۲۹۸-سی کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ اس کے علاوہ غیر مسلم قادیانی لیڈی اسسٹنٹ آپریٹنگ آفیسر ریلوے فیصل آباد کو تبدیل کیا جائے' علاوہ ازیں بورسٹل جیل فیصل آباد میں تعینات غیر مسلم قادیانی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل فہیم الدین کا تبادلہ بھی دوسرے شہر میں نہیں کیا گیا ہے جبکہ بورسٹل جیل کے قیدی بچوں کی دینی تعلیم کی نگرانی کے لئے قادیانی کی بجائے مسلمان کو مقرر کیا جانا ازحد ضروری ہے۔

علاوہ ازیں مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ غیر مسلم قادیانی جماعت کی غیر قانونی تبلیغی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے امتناع قادیانیت ایکٹ مجریہ ۱۹۸۴ء پر موثر عمل درآمد کرایا جائے اور قادیانی عبادت گاہوں کی شکل تبدیل کرنے کے لئے مینار و محراب ہٹائے جائیں' انہوں نے کہا کہ وزارت مذہبی امور نے قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر بند کرنے کے لئے ۲۶/ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا تھا' جس کے مطابق تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۸-بی اور ۲۹۸-سی کا اضافہ کیا گیا تھا' مقام افسوس ہے کہ وزارت داخلہ اور چاروں صوبائی حکومتوں کے ہوم سیکریٹریز قادیانیوں کے لئے نافذ خاص قانون پر عمل درآمد نہیں کرا رہے' جبکہ اس ایکٹ کے تحت قادیانیوں کی نئی عبادت گاہ کی تعمیر پر پابندی عائد ہے' قادیانی اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے' نہ ہی اذان دے سکتے ہیں اور نہ ہی خود کو مسلمان ظاہر کر سکتے ہیں' اگر انہوں نے ایسا کیا تو اس کی سزا تین سال قید بامشقت و جرمانہ مقرر ہے۔

☆☆..........☆☆

مسجد کی تعمیر میں تعاون کیجئے

مسجد خاتم النبیّین و مدرسہ ختم نبوت

زیر اہتمام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

سنگ بنیاد: امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی

گمبٹ ضلع خیرپور میرس سندھ' مسجد کی تعمیر کا کام جاری ہے' احباب سے تعاون کی اپیل ہے

برائے رابطہ: شیخ عبدالسمیع ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ' ضلع خیرپور میرس

فون: 0243-640076 سیل: 0301-6685585

حضرت واثلہ ابن اسقعؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا!

’’حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت) اسمٰعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور اولاد کنانہ میں سے قریش کو چنا اور اولاد قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو چنا‘‘ (مسلم)

بنو ہاشم کے مصداق کا بیان

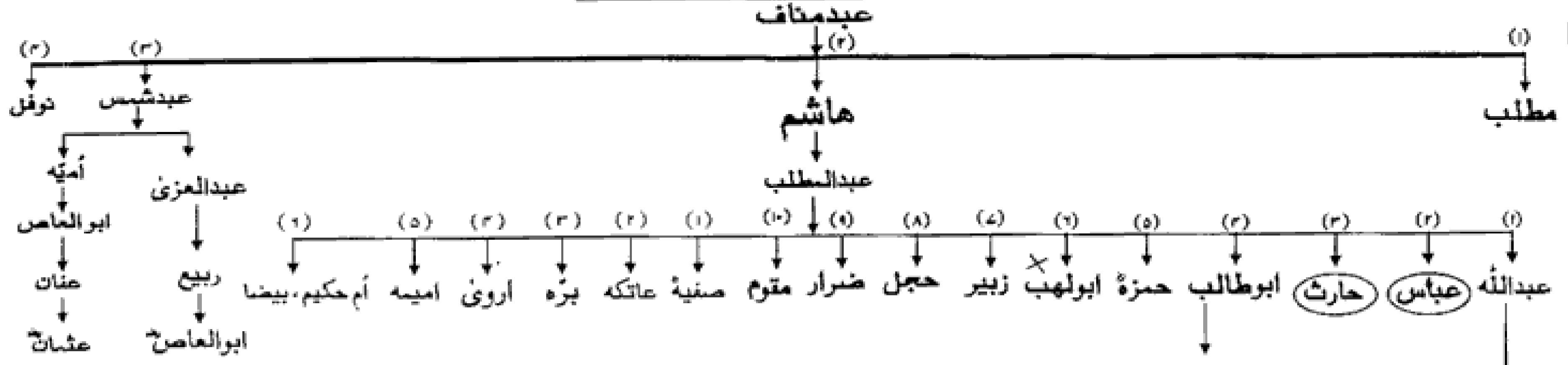

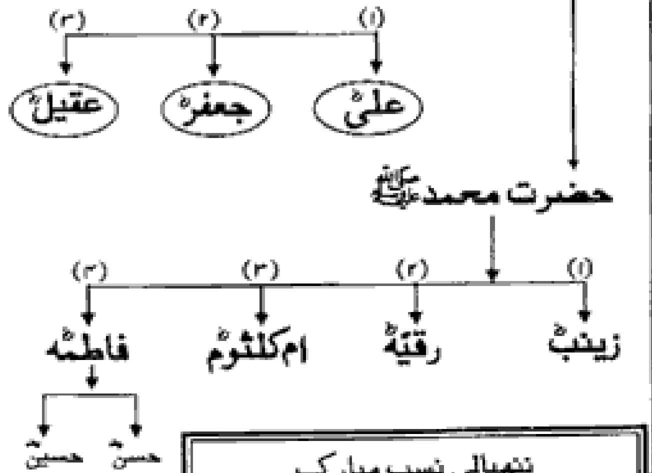

نتھیالی نسب مبارک

محمد ﷺ بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب

’’کلاب‘‘ پر پدری و مادری نسب ایک ہو جاتا ہے۔

- **قریش:** آپ ﷺ کا قبیلہ ہے۔ جس کی بہت سی شاخیں یعنی خاندان ہیں۔ ان میں سب سے اعلیٰ خاندان بنو ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب ہے۔
- **بنوہاشم** آپ ﷺ کا خاندان ہے جس کی خاص فضیلت ہے اسی لئے ان **کو زکوٰۃ و دیگر صدقات واجبہ نہیں دیے جاسکتے** جب کہ قریش کے دیگر خاندانوں کو تمام صدقات دیے جاسکتے ہیں۔
- **اولادِ فاطمہ:** آپ ﷺ کی آل مبارک ہے جن کو ہمارے عرف میں **’’سید‘‘** کہا جاتا ہے۔ حضرت علیؓ کی دوسری ازواج سے اولاد **’’ہاشمی علوی‘‘** کہلاتی ہے۔
- آپ ﷺ کی باقی تینوں بیٹیوں کی اولاد ہوئی تو تھی مگر نسل جاری نہ رہی۔ حضرت زینبؓ کا نکاح حضرت ابوالعاصؓ بن ربیع سے ہوا جبکہ حضرت رقیہؓ اور حضرت اُم کلثومؓ کا نکاح یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ سے ہوا۔ ❁ آپ ﷺ کے تین فرزند ہوئے اور تینوں ہی بچپن میں فوت ہو گئے۔ (۱) حضرت قاسمؓ (۲) حضرت عبداللہؓ ان کا لقب طیب اور طاہر تھا (۳) حضرت ابراہیمؓ۔
- آپ ﷺ کو جب نبوت عطا ہوئی تو اس وقت آپ ﷺ کے چار چچا حیات تھے۔ (۱) **حضرت عباسؓ:** یہ خود اور ان کی تمام اولاد مسلمان ہوئی اور ان کی نسل بھی جاری ہوئی۔ (۲) **حضرت حمزہؓ:** یہ مسلمان ہو گئے مگر ان کی نسل جاری نہ ہوئی۔ (۳) **ابو طالب:** اگرچہ خود مسلمان نہ ہوئے مگر آپ ﷺ کی خدمت کی اور ان کے تین لڑکے مسلمان ہو گئے اور ان کی نسل جاری ہوئی۔ (۴) **ابو لہب:** مسلمان بھی نہ ہوا اور تکالیف پہنچائیں آپ ﷺ نے اس کو اپنے خاندانی شرف سے نکال دیا اب ابولہب کی اولاد کو بنو ہاشم کی فضیلت حاصل نہ ہوگی یہ آپ ﷺ کا حقیقی چچا تھا۔ یہ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ ابوجہل آپ ﷺ کا چچا تھا یہ غلط ہے وہ تو بنو ہاشم سے بھی نہیں تھا بلکہ وہ قریش کی ایک اور شاخ بنو مخزوم میں سے تھا۔
- آپ ﷺ کے چچا حارث کی تمام اولاد مسلمان ہوگئی اور ان کی نسل بھی جاری ہوئی۔ ❁ باقی چچاؤں کی تعداد اور ناموں میں اگرچہ اختلاف ہے مگر کسی کی بھی نسل جاری نہ رہی۔
- بعض کتب فقہ میں احکام کے اعتبار سے **بنو ہاشم کا مصداق** صرف درج ذیل پانچ حضرات کی اولاد ہے: (۱) عباس بن عبدالمطلب (۲) حارث بن عبدالمطلب (۳) علی بن ابی طالب (۴) جعفر بن ابی طالب (۵) عقیل بن ابی طالب۔ یعنی ان کے علاوہ کسی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی ...

جمع و ترتیب: محمد عابد

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاترِ ختمِ نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختمِ نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون، 4583486-4514122 فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ، مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ، رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد	سید نفیس الحسینی	(مولانا) عزیز الرحمٰن
امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ